بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

عسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ قادیان

یوم شنبہ

جلد ۳۲ | ۱۶ ماہ فتح ۱۳۲۳ھ | ۲۹ ذی الحجہ ۱۳۶۳ھ | ۱۶ دسمبر ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۹۴

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق تمام خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ ماہ فتح سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماتے رہیں ـــ حضرت سیدہ اُم وسیم احمد صاحب حرم ثانی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت نزلہ اور کھانسی کی وجہ سے ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے ـــ حضرت سیدہ اُم متین صاحبہ حرم ثالث سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت پہلے سے نسبتاً اچھی ہے احباب کامل صحت کے لئے دعا کریں ـــ حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی طبیعت زیادہ خراب ہے خون زیادہ آرہا ہے۔ درد کی شکایت بھی بدستور ہے۔ کامل صحت کیلئے دعا کی جائے ـــ کل بعد نماز مغرب مسجد دار الفضل میں مجلس خدام الاحمدیہ کا ماہانہ جلسہ زیر صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب منعقد ہوا جس میں حافظ قدرت اللہ صاحب۔ میاں عباس احمد خان صاحب اور ملک عطاء الرحمن صاحب نے تقاریر فرمائیں۔

الفضل قادیان ۲۹ ذی الحجہ ۱۳۶۳ھ

جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں احرار کی تازہ ناکامی

احرار نے ۱۹۳۴ء میں جب جماعت احمدیہ پر حملہ کیا۔ تو دنیوی لحاظ سے ہر قسم کے ساز و سامان سے لیس ہو کر کیا۔ اور اس ادعا کے ساتھ کیا۔ کہ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دینگے۔ اور کسی ایک آدمی کو بھی احمدیت میں نہ رہنے دینگے۔ لیکن گزشتہ دس سال کے عرصہ میں احرار کے ایڑی سے چوٹی تک زور لگا لینے اور اپنے حامیوں سے ہر قسم کی امداد حاصل کرنے کے بعد جو نتیجہ نکلا۔ اس کے متعلق ہم اپنی طرف سے کچھ۔ کہنے کی بجائے احرار کا ہی ایک تازہ بیان پیش کرتے ہیں۔ جو "ان آنکھوں نے کیا کیا دیکھا" کے عنوان سے ایک ذمہ دار احراری نے یکم دسمبر ۱۹۴۴ء کے "مجلس احرار اسلام ہند کے واحد ترجمان" اخبار "آزاد" میں پیش کیا ہے۔ اور جو یہ ہے۔

"مدت کے بعد جب پروپیگنڈا کی آندھیاں گزر گئیں۔ تو مسلمانوں کو معلوم ہوا۔ کہ ان کے اپنے جاں نثار سپاہی احرار کی صورت میں میدان میں زخمی پڑے ہیں۔ اور مرزائی کھڑے مسکرا رہے ہیں۔"

گویا وہ میدان جنگ جو احرار نے جماعت احمدیہ سے مقابلہ کرنے کے لئے خود تجویز کیا تھا۔ اس میں انتہائی زور و شور کی جنگ ہونے کے بعد جب ایک فریق کو شکست فاش ہوئی تو دنیا کو یہ نظر آیا۔ کہ احراری چاروں شانے چت زخمی پڑے ہیں۔ اور احمدی کھڑے خوشیاں منا رہے ہیں۔ یہ احرار کا اپنا بیان ہے۔ اور اس میں شک نہیں۔ کہ بالکل درست صحیح بیان ہے۔

جب ایک دفعہ یہ نتیجہ رونما ہو چکا ہے۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ احرار جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں پھر کھڑے ہونے کا نام تک نہ لیتے۔ اور ایک عرصہ تک ان کی یہی حالت رہی۔ لیکن حال میں انہوں نے پھر سنبھالا لیا۔ اور اسی طرح لیا ہے۔ جس طرح ایک قریب المرگ آخری وقت میں لیتا ہے۔ انہوں نے جماعت احمدیہ پھر حملہ کرنے کا اعلان کرتے ہوئے قادیان میں جلسہ کر کے ہر قسم کے فتنہ و فساد پھیلانے کی از سر نو بنیاد رکھنی چاہی۔ لیکن حکومت چونکہ احرار کی امن شکن اور خلاف قانون حرکات سے اچھی طرح آگاہ ہے۔ اور ان کی ساری تاریخ فتنہ و فساد کے واقعات سے پر ہے۔ اس لئے اس نے احرار کو قادیان میں فتنہ و فساد پھیلانے سے روک دیا۔ اس پر جہاں احرار حکومت کے خلاف تو صرف تلملا کر رہ گئے وہاں جماعت احمدیہ کے خلاف جا بجا عوام کو اشتعال دلانے اور فتنہ و فساد برپا کرنے کی تلقین کرنے لگے۔ حتیٰ کہ احراری امیر شریعت مولوی عطاء اللہ نے ایک جلسہ عام میں یہاں تک ڈینگ ماری۔ کہ "اب ہندوستان کے کسی حصہ میں بھی مرزائیوں کو جلسہ کرنے نہیں دیا جائے گا۔ اب تو ہر مسلمان کو حق ہے۔ کہ وہ مرزائیوں کے جلسہ کو روکے۔" لیکن خدا تعالیٰ نے اس ڈینگ میں بھی احرار کو ایسا ذلیل اور رسوا کیا۔ جیسا کہ جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں پہلے کرتا آیا ہے۔

ادھر احرار نے اعلان کیا۔ اور ادھر جماعت احمدیہ جو ہر سال ایک ہی تاریخ تمام ہندوستان میں سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق جلسے کر کے سرور کونین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بے مثال خوبیوں اور بے نظیر صفات نہ صرف خود پیش کرتی ہے۔ بلکہ معزز اور اعلیٰ طبقہ کے غیر مسلم اصحاب سے بھی ان کا اعتراف کراتی ہے۔ اس کی یہ تقریب آگئی۔ احرار چونکہ عقل و سمجھ کو بالائے طاق رکھ کر جماعت احمدیہ کی مخالفت پر تلے بیٹھے تھے۔ اس لئے انہوں نے اتنا بھی نہ سوچا۔ کہ جماعت احمدیہ کے ان جلسوں کی غرض و غایۃ کیا ہے۔ اور ان میں فتنہ پیدا کرنا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کرنا ہے۔ بلکہ پوری طاقت سے فتنہ انگیزی میں معروف ہو گئے اس کے لئے انہوں نے بڑے بڑے انتظامات اور سازشیں بھی کیں۔ لیکن عین موقعہ پر سوائے ایک دو مقامات کے جہاں یا مقامی حکام نے جنبہ داری سے کام لیا۔ اور اپنے فرائض کی ادائیگی میں دیدہ دانستہ کوتاہی کی۔ یا مسلمانوں نے احرار سے ڈر کر جلسہ گاہ دینے میں بد عہدی کی۔ باقی سب جگہ احرار کو ناکامی اور نامرادی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آیا۔ چنانچہ ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک مشہور مقامات میں سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نہایت شاندار جلسے ہوئے۔ اور ان میں نہایت معزز غیر مسلموں نے بھی اپنے اخلاص اور عقیدت کے پھول رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات والا صفات پر نچھاور کئے۔ چنانچہ برہمن بڑیہ بنگال کنڑی (سندھ) سکندر آباد (حیدر آباد دکن) کراچی جالندھر۔ لاہور۔ انبالہ شہر و چھاؤنی۔ ایبٹ آباد منٹگمری۔ پٹیالہ۔ سامانہ۔ قصور۔ کانجلو (سندھ) پونہ کیمپ۔ سرگودھا۔ جہلم۔ بٹالہ۔ پاک پٹن۔ چارسدہ بھیرہ اور متعدد دوسرے مقامات میں نہایت کامیاب جلسے ہوئے۔ اور اس طرح وہ احرار جنہوں نے اعلان کر رکھا تھا۔ کہ سارے ہندوستان میں کسی جگہ جلسہ نہ ہونے دیں گے انہیں جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں یہ تازہ ناکامی ہوئی۔ اور نہ صرف ناکامی بلکہ رسوائی بھی۔ کیونکہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جلسوں میں جہاں کہیں انہوں نے شرارت کی۔ وہاں نہ صرف مسلمانوں بلکہ غیر مسلم اصحاب نے بھی ان کو سخت لعنت ملامت کی۔ کہ جس رسول کی امت ہونے کا دعوے کرتے ہیں۔ اسی کے ذکر خیر کے جلسہ میں فتنہ برپا کرنے کے درپے ہیں۔ چونکہ احرار کے پاس اس کا کوئی جواب نہ تھا۔ اس لئے انہوں نے لاہور اور پھر امرتسر میں یہ جھوٹ بول کر اپنی اور رسوائی کرائی۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی فلاں لیکچرار نے ہتک کی ہے حالانکہ ایسا قطعاً نہیں کیا گیا تھا۔

غرض خدا تعالیٰ نے احرار کو پہلے ہی کی طرح پھر ناکام و نامراد بنا دیا۔ کاش وہ اس سے سبق حاصل کریں۔ تا ان ذلتوں اور رسوائیوں سے بچ جائیں۔

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کی جنگ میں فاتح سپاہی

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ر مئی ۱۹۴۴ء میں فرماتے ہیں۔

"ہزاروں لوگوں نے اپنی جائدادیں وقف کی ہیں۔ مگر ہزاروں ہیں۔ جنہوں نے ابھی توجہ نہیں کی۔ بہرحال میں نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ اور آواز ان تک پہنچا دی ہے۔ اب بھی اگر وہ یا ان کی اولادیں ان نعمتوں سے محروم رہیں۔ جو اللہ تعالےٰ ان کو دینا چاہتا ہے۔ تو خود اپنے آپ کو یا اپنے والدین کو الزام دیں۔ میں اللہ تعالےٰ کے حضور بری ہوں۔ کیونکہ میں نے خدا تعالےٰ کی آواز کو ان تک پہنچا دیا۔ خدا تعالےٰ کی بادشاہت میں وہی داخل ہو سکتا ہے۔ جو ہر قربانی کے لئے تیار ہو۔ ایسا شخص جو ان تمام سامانوں کو جو اس کے پاس ہیں۔ خدا تعالےٰ کی راہ میں قربان کر دینے کے لئے تیار نہیں۔ وہ وقت آنے پر کچا دھاگا ثابت ہوگا۔ اسلام کی جنگ میں فاتح سپاہی کی حیثیت ہرگز حاصل نہ کر سکیگا۔"

(انچارج تحریک جدید)

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۱۹۴۴ء

۲۶، ۲۷، ۲۸ر دسمبر ۱۹۴۴ء کو منعقد ہوگا

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے امسال جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۲۶-۲۷-۲۸ر دسمبر ۱۹۴۴ء بروز منگل۔ بدھ۔ جمعرات منعقد ہوگا۔ تمام احباب جماعت کو چاہیے۔ کہ اس جلسہ میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ یہ جلسہ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ اسی سال حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے خدا تعالےٰ سے علم پاکر مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا ہے۔ جس سے جماعت کی غیر معمولی ترقیات وابستہ ہیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

جلسہ سالانہ کے لئے احمدیت پر پہرہ

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے ماتحت جلسہ سالانہ کے موقعہ پر لوائے احمدیت پر پہرہ کی خدمت کی سعادت خدام الاحمدیہ کو حاصل ہوتی ہے۔ اور حسب معمول اس سال بھی انشاء اللہ۔ جو مجالس جلسہ پر آ رہی ہوں۔ اور اس خدمت میں حصہ لینا چاہیں، ۲۰ر فتح تک دفتر مرکزیہ کو اس کی اطلاع دیں۔ اور اس کے ہمراہ جلسہ پر آنے والے خدام کی مکمل فہرست بھی۔

خاکسار ملک عطاء الرحمٰن معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد

مسلم لیگ اور زمیندارہ لیگ میں شمولیت کے متعلق

ملک غلام الٰہی صاحب احمدی نمبردار موضع نالی ضلع جہلم حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھتے ہیں۔

"جماعت احمدیہ کا کوئی فرد یا امیر جماعت سیکرٹری یا دیگر اشخاص انفرادی طور پر "مسلم لیگ" یا "زمیندارہ لیگ" میں شامل ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ ہر دو سیاسی جماعتیں ہمیں شمولیت کے لئے مجبور کر رہی ہیں لہٰذا اب یہ امر حضور علیہ السلام کی مزید وضاحت کا محتاج ہے۔"

اس کے متعلق حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریر فرمایا۔

"مسلم لیگ" نے باوجود بار بار کہنے کے کہ کیا احمدی اس میں پورے حقوق کے ساتھ شامل ہو سکتے ہیں۔ اب تک فیصلہ نہیں کیا۔ اور زمیندارہ لیگ کا اخبار شہباز متواتر سلسلہ کے خلاف گندے مضمون لکھ رہا ہے۔ جس کے یہ معنے ہیں۔ کہ وہ مذہبی جماعت ہے۔ سیاسی نہیں۔ اس لئے دونوں جماعتوں کو یہ جواب دیں۔ کہ وہ اپنی اصلاح کریں۔ تو پھر ہم فیصلہ کر سکتے ہیں۔ کہ کس میں شامل ہوں۔

تحریک جدید کا ایک نہایت ضروری اعلان

(۱) ترجمۃ القرآن کے بارے میں ہر حلقہ کا مقامی امیر اور اس کے عہدہ دار نوٹ کر لیں۔ کہ ان کے حلقہ کی تمام وعدوں کی فہرستیں براہ راست حضرت اقدس کے حضور پیش ہونا ضروری ہیں۔ یا دفتر فنانشل سیکرٹری تحریک جدید میں حضور کے پیش ہونے کے لئے ارسال کر دی جائیں ہر مقامی مرکزی جماعت کے امراء اپنے حلقہ کے عہدیداران کو براہ راست مرکز میں وعدوں کی فہرست ارسال کرنے کی اطلاع دیدیں اور ساتھ ہی یہ بھی اطلاع کر دیں۔ کہ ترجمۃ القرآن کا تمام روپیہ بھی اسم وار تفصیل کے ساتھ براہ راست مرکز میں ارسال کیا جائے۔ اگر کسی حلقہ کی رقم اٹھائیس ہزار سے کم ہوئی۔ تو ایسے مرکز سے فوراً انشاء اللہ تعالےٰ کمی پوری کرنے کے لئے اطلاع دی جائیگی۔

(۲) ۲۴ر نومبر و یکم دسمبر کا خطبہ تحریک جدید کے دفتر اول و دفتر ثانی کے بارے میں مع وعدوں کے فارموں کے جماعتوں میں ارسال کیا جا چکا ہے۔ جو احباب پہلے دس سالہ دور میں شامل ہیں۔ ان کے وعدے فارم دفتر اول میں لکھے جائیں۔ اور جو نئے پانچ ہزاری فہرست میں شامل ہوں۔ ان کے نام دفتر ثانی کے فارم میں درج ہوں۔ اور اگر کوئی جماعت سمجھے کہ اسے نئے شامل ہونیوالوں کے لئے مزید خطبہ کی ضرورت ہے۔ تو وہ فوراً فنانشل سیکرٹری تحریک جدید سے طلب فرما دیں۔

(۳) ہر جماعت کوشش کرے کہ اس کی وعدوں کی فہرست جلد سے جلد حضور کے پیش ہو۔ اور زیادہ سے زیادہ جلسہ سالانہ تک حضور کے پیش ہو جائے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

قائدین و زعماء کرام!

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بعض خدمات

امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے جلسہ کے انتظامات کے ضمن میں بعض خدمات سرانجام دینی ہیں۔ ان خدمات میں باہر کے خدام کی بھی شرکت ہوگی۔ قائدین اور زعماء مجالس بیرون ان تمام خدام کی فہرستیں جو تشریف لا رہے ہیں ۲۰ فتح تک دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔

خاکسار ملک عطاء الرحمٰن معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر احمدی احباب کو جلسہ پر قادیان لائیں

تبلیغ کا ایک بہتر طریق یہ بھی ہے۔ کہ غیر احمدی احباب کو قادیان لایا جائے۔ کیونکہ جو اثر یہاں کی فضا اور ماحول کو دیکھ کر پڑ سکتا ہے۔ وہ اثر زبانی باتوں سے نہیں ہوتا۔ تبلیغ کا جوش رکھنے والے خدام سے درخواست ہے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ کوشش کر کے اپنے ساتھ غیر احمدی احباب کو جلسہ سالانہ پر ساتھ لائیں۔

عباس احمد مہتمم تبلیغ

اعلان

تمام سیکرٹریان تبلیغ و نشر و اشاعت اپنے مکمل پتوں سے اطلاع دیں۔ اور جماعت میں تحریک فرمائیں کہ تمام کتب کی خریداری بذریعہ نشر و اشاعت کی جائے اور چندہ باقاعدگی کے ساتھ ماہوار وصول کیا جائے۔

مہتمم نشر و اشاعت قادیان

جماعت احمدیہ بمبئی کا جلسہ

عبداللطیف صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ:۔ جماعت احمدیہ بمبئی نے مسجد بٹورا کے افتتاح کی تقریب پر مبارکباد کا بجری تار ارسال کیا۔ میر جیول ہنسٹر بمبئی میں جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے اتوار کی شام کو تقدس باری تعالےٰ پر ایک تقریر کی۔ سامعین جن میں مستورات بھی شامل تھیں۔ بہت محظوظ ہوئے۔ بیگم نیر نے زنانہ مجلس اتحاد کے ایک جلسہ کی صدارت کے فرائض سرانجام دیئے

بھوک اور خوف کا لباس

دنیا میں صلح و امن اور جنگ و جدال کے مختلف دور آتے ہیں۔ آجکل ایک عالمگیر اور مہیب جنگ ساری دنیا میں اپنا دامن پھیلائے ہوئے ہے۔ ہر جنگ مختلف اعتبارات سے مختلف نتائج و اثرات رکھتی ہے۔ جن میں سے تین زیادہ نمایاں اور ممتاز ہیں۔ (۱) اشیائے خوردنی کی گرانی اور نتیجۃً دوسری چیزوں کی قیمت میں اضافہ (۲) دشمن کی طرف سے ملک پر بیرونی حملہ کا خوف (۳) اندرونی فساد و بدامنی کا خوف

ہر جنگ اپنے ساتھ بالضرور یہ تینوں خطرات لاتی ہے۔ جب بھی جنگ کی آگ بھڑکتی ہے۔ خوردنی اجناس کا ایک معتد بہ حصہ جنگی ضروریات کے لئے وقف کرنا پڑتا ہے جس میں سے بہت سا حصہ بسا اوقات دشمن کے حملہ کی نذر ہو کر ضائع ہو جاتا ہے۔ پھر رستوں کے مسدود یا پُرخطر ہونے کی وجہ سے وہ ممالک جن کی زندگی کا مدار اشیائے درآمد پر ہوتا ہے۔ اپنی ضرورت کی چیزیں دوسرے ممالک سے نہیں منگوا سکتے۔ اس طرح اشیائے خوردنی کی قلت کی وجہ سے لوگ بھوک اور قحط کا شکار ہو جاتے ہیں۔ موجودہ جنگ کے نتیجہ میں ہمارے ملک میں بھی قحط کا عام اثر ہے۔ بالخصوص بنگال پر جو حالت گزری وہ نہایت ہی بھیانک اور دردناک ہے۔ اشیائے خوردنی چونکہ انسانی زندگی کے قیام کے لئے جزو لاینفک ہیں۔ اور ان پر انسانی زندگی کا انحصار ہے۔ اس لئے ان کی کمی و زیادتی یا ارزانی و گرانی دوسری قابل استعمال اشیاء پر اثر انداز ہوتی ہے۔ جب بھی کھانے کی چیزوں کی قیمت بڑھتی ہے۔ ساتھ ہی کپڑے اور استعمال کی دوسری چیزیں مہنگی ہو جاتی ہیں۔ غرض اشیائے خوردنی کی کمی و گرانی دوسری چیزوں کو بھی گراں قیمت کر دیتی ہے چنانچہ دیکھ لو۔ آجکل اشیائے خوردنی کی گرانی کے ساتھ کپڑے کی قیمت بھی بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ وہی لباس جو جنگ سے پہلے غریب اور مفلوک الحال لوگ استعمال کرتے تھے۔ اور متوسط طبقہ اپنے لئے ایسے لباس کا ذکر بھی باعث ذلت سمجھتا تھا۔ اب وہی لباس نہایت بے تکلفی اور بغیر ہچکچاہٹ کے متوسط الحال لوگوں کے استعمال میں آ رہا ہے۔ اور وہ لباس جو متوسط طبقہ کے لوگ استعمال کرتے ہوئے اپنی طبیعت پر بوجھ محسوس کرتے تھے۔ اور امراء اس کے خیال پر بھی ناک بھوں چڑھاتے تھے۔ اب بلا تکلف امیر لوگ استعمال میں لا رہے ہیں۔ اور وہی لوگ جن کا زربفت و کمخواب اوڑھنا بچھونا تھا۔ اب معمولی سادہ کپڑوں میں بسر اوقات کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ گویا قحط کی وجہ سے ایک نیا معیار لباس کا قائم ہو گیا ہے۔ جو پہلے معیار سے بہت ہی گھٹیا اور کم درجہ کا ہے۔ اس لباس کو اگر بھوک یا قحط کا لباس یا قرآنی الفاظ میں لباس الجوع کہا جائے۔ تو بہت مناسب ہے۔

جنگ کے دوران میں دشمن کے حملہ کا خطرہ تو بہرحال لاحق ہوتا ہے۔ جنگ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے لئے کثرت سے رنگروٹ بھرتی کئے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ جنگ کے زمانہ میں فوج کی تعداد امن کے زمانہ کی نسبت کئی گنا زیادہ ہو جاتی ہے۔ ان وقتوں میں اکثر دفعہ ان لوگوں کو بھی فوجی وردیاں زیب تن کرنا پڑتی ہیں۔ جو امن کے اوقات میں کبھی فوجوں میں شامل نہیں کئے جاتے۔ بلکہ جنگ کا دباؤ اور خوف جب زیادہ ترقی کرتا ہے۔ تو حکومتوں کو جبری بھرتی کا قانون نافذ کرنا پڑتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں تقریباً سارا ملک ہی جنگی خدمات سرانجام دیتا ہے۔ پھر بیرونی حملہ کے خوف کے پیش نظر کئی ایسے ادارے بھی بنانے پڑتے ہیں جن کے قیام کی امن کے زمانہ میں ضرورت نہیں ہوتی مثلاً اسی جنگ میں ہندوستان میں آتشزدگی کی روک تھام کے لئے اے۔ آر۔ پی کا محکمہ قائم کیا گیا۔ اور اس کا قیام صرف اس خوف کے پیش نظر تھا۔ کہ کہیں حملہ کے وقت دشمن کے بم پھینکنے کی وجہ سے کسی جگہ آگ نہ لگ جائے۔ اس محکمہ کے لئے بھی مخصوص لباس یعنی وردی ہے۔ جو ان کو دوسرے لوگوں سے ممتاز کرتی ہے۔ غرض جنگ کے دنوں میں دشمن کے حملہ اور جان و مال کے خوف سے لوگوں کو مختلف جنگی خدمات ادا کرنی پڑتی ہیں۔ پھر جبری بھرتی کی صورت میں اور بعض مخصوص جنگی محکموں میں شمولیت کی وجہ سے ایک بڑی تعداد کو خاص فوجی لباس پہننا پڑتا ہے۔ جس کو قرآنی الفاظ میں لباس الخوف کہنا چاہیئے۔

جنگ میں چونکہ ملک کی حکومت دشمن سے نپٹنے میں مصروف ہوتی ہے۔ اس لئے حکومت کے اندرونی دشمنوں اور غداروں کو اس کی اس مصیبت سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ اور وہ بغاوت اور فساد پر کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ اس اندرونی فساد اور بدامنی کے پیش نظر حکومت کو مختلف تدابیر اختیار کرنی پڑتی ہیں۔ تاکہ ضرورت کے وقت اس فسادی عنصر کو دبایا جا سکے۔ اس کے لئے فوج کا ایک معتد بہ حصہ بھی مخصوص کرنا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ اور ذرائع بھی اس بدامنی اور فساد کو روکنے کے لئے اختیار کئے جاتے ہیں۔ مثلاً اسی جنگ میں گورنمنٹ نے سوک گارڈز (Civic Guards) کا ادارہ قائم کیا ہے۔ اس کا قیام اس خوف کے پیش نظر ہوا ہے۔ جو ملک میں فساد بدامنی کے متعلق پایا جاتا ہے۔ سوک گارڈز کو ان کے مخصوص کام کی ادائیگی میں آسانی بہم پہنچانے اور ممتاز کرنے کے لئے خاص لباس یا وردیاں بھی دی گئیں ہیں۔ جب ہم سوک گارڈز کے مخصوص لباس پر نگاہ ڈالتے ہیں۔ تو اس خوف پر آگاہی حاصل کرتے ہیں۔ جو حکومت اور اہل ملک کو اندرونی فساد اور بدامنی کے متعلق در پیش ہے۔ ان کے اس لباس کو اگر خوف کا لباس کہیں تو بہت موزوں ہے۔ کیونکہ یہ اندرونی فساد اور بدامنی کے خوف کا آئینہ دار ہے

یہ بھوک اور خوف کا لباس کسی قوم یا ملک پر کیوں مسلط کیا جاتا ہے؟ اس کی وجہ خدا تعالےٰ نے مثال دے کر اس طرح بیان کی فرمائی ہے۔ ضرب اللہ مثلاً قریۃ کانت اٰمنۃ مطمئنۃ یاتیھا رزقھا رغداً من کل مکان فکفرت بانعم اللہ فاذاقھا اللہ لباس الجوع والخوف بما کانوا یصنعون (سورہ نحل) یعنی اللہ تعالےٰ ایک بستی کے لوگوں کا حال بیان کرتا ہے۔ جن کو ہر طرح سے امن و اطمینان نصیب تھا۔ اور ہر طرف سے ان کا رزق اشیائے درآمد کی صورت میں ان کو بافراغت پہنچ رہا تھا۔ لیکن بجائے اس کے کہ وہ خدا تعالےٰ کی ان نعمتوں کا شکر کرتے۔ اور اس کے احکام بجا لاتے۔ اور اس کی طرف سے بلند کی ہوئی آواز پر جو ان کی پیدائش کی غرض پوری کرنے کے لئے اٹھائی گئی لبیک کہتے۔ وہ اس آواز کو رد کر کے کفران نعمت کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔ پس خدا تعالےٰ ان کی اس بدعملی کی وجہ سے ان کو خوف اور بھوک کے لباس کا مزا چکھاتا ہے۔ یعنی ان کا امن و اطمینان چھین کر ان کو جنگ میں مبتلا کرتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں ان کو بھوک اور خوف کا لباس پہننا پڑتا ہے ؏

آج دنیا کا اکثر حصہ اپنا امن و اطمینان کھو چکا ہے۔ اور کروڑہا انسان ربع مسکون میں بھوک اور خوف کا لباس پہننے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ کیا یہ عالمگیر جنگ اور بدامنی فساد اور قحط کی ہمہ گیری اس طرف اشارہ نہیں کرتی۔ کہ دنیا نے کسی عالمگیر فرستادہ کا انکار کر کے ناشکری کا ارتکاب کیا ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے اس عذاب کو بھڑکایا ہے۔ ع

هل من رشيد عاقل يتدبر

خاکسار۔ برکات احمد راجیکی واقف زندگی

عہدیداران جماعت اور نمائندگان مجلس مشاورت

احباب کی آگاہی کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ماہ نومبر میں لازمی چندوں کی آمد بہت کم ہوئی ہے۔ حالانکہ موجودہ حالات میں چندہ میں خاطر خواہ اضافہ ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ جہاں افراد کی آمدنیوں میں اضافہ ہوا ہے۔ وہاں موجودہ جنگ کی وجہ سے جماعت کا ایک معقول حصہ معزز عہدوں پر فائز ہے۔ پس جماعتوں کے عہدہ داران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ لازمی چندوں کی وصول کے لئے بیش از بیش سعی فرمائیں۔ زمیندار جماعتوں کی فصل خریف کی برداشت بھی ہو رہی ہے۔ اس لئے ان کو بھی چندہ حال اور بقایا جات کی وصولی کا مناسب انتظام کرنا چاہیئے۔ نمائندگان مجلس مشاورت کو بھی اس معاملہ میں پوری دلچسپی اور تندہی سے کام کرنا چاہیئے۔ اس ضمن میں عہدہ داران جو کارروائی کریں۔ اسکی اطلاع نظارت ہذا کو بھجواتے رہیں۔ (ناظر بیت المال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بے غیرت اور منافق کون ہے؟

از جناب خان بہادر میاں محمد صادق صاحب

مولوی محمد علی صاحب کا ۱۹۱۴ء کا ایک اعلان

اخبار پیغام صلح مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۱۴ء میں جناب معلی القاب حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب امیر ایدہ اللہ بنصرہ العزیز" کا ایک اعلان شائع ہو چکا ہے۔ جو حسب ذیل ہے۔

"میں بار بار کہتا ہوں کہ میں صاحبزادہ صاحب کی عزت کرتا ہوں۔ وہ میرے آقا کے صاحبزادہ ہیں اگر میں ان کی عزت اور احترام کو ملحوظ نہ رکھوں تو بڑی نمکحرامی ہوگی۔"

صاحب موصوف کے اخلاق فاضلہ۔ گفتار کردار۔ امانت اور دیانت اور اتقا کے تو کئی نمونے پیش کئے جا چکے ہیں۔ مگر مجھے یہ معلوم نہ تھا۔ کہ انہوں نے اپنے آقا کے صاحبزادہ کے متعلق جو اعلان کیا تھا۔ اسے بھی زیر بحث لانا پڑے گا۔

تازہ نمونہ

"حضرت مولانا" نے اپنے مندرجہ بالا اعلان کے مطابق حضرت صاحبزادہ صاحب کی عزت اور احترام کو بار بار کس طرح ملحوظ رکھا اس کی بے شمار مثالیں دی جا سکتی ہیں۔ مگر میں ان کو چھوڑتا ہوں۔ صرف ایک تازہ نمونہ بطور مشتے نمونہ از خروارے پیش کرتا ہوں۔ جو حال ہی میں یکم نومبر ۱۹۴۴ء کے "پیغام صلح" میں شائع ہوا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

"لیکن یہ شخص جو مصلح موعود ہونے کا دعوے کرتا ہے۔ کام وہ کرتا ہے۔ جو ذلیل سے ذلیل دنیا دار بھی نہیں کرتا۔ دنیا میں بعض دفعہ دشمنی بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن شریفوں میں شریفانہ طریق سے اپنے دشمن کو نیچا دکھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ دینداری کا دعوے رکھنے والا گروہ ایسا ذلیل طریقہ اختیار کرتا ہے۔ جس سے دنیا دار بھی شرمائیں۔ . . . . . یہ کونسی شرافت ہے۔ بنے ہیں مصلح موعود اور کام فساد کے"

"حضرت امیر ایدہ اللہ بنصرہ العزیز" نے مندرجہ بالا الفاظ میں خود کس شرافت کا ثبوت پیش کیا ہے محتاج بیان نہیں۔ اور جب اس تازہ نمونہ شرافت کا شان نزول دیکھا جائے۔ تو حیرت اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

شان نزول

بات یہ ہے۔ کہ احمدیہ بلڈنگس برانڈرتھ روڈ لاہور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہوا تھا۔ اخبار "پیغام صلح" میں اس مقام کو "مدینۃ المسیح" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ (مگر اب کچھ عرصہ سے نہیں۔ جس کی وجہ پھر بیان ہوگی) اس جگہ خان صاحب سید محمد حسین شاہ صاحب مرحوم خلد آشیاں کی ہمت اور برکت سے ایک مسجد اور کچھ مکانات بھی دکھائی دیتے ہیں جن کو احمدیہ بلڈنگس کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ انہی میں وہ مقام بھی شامل ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہوا تھا۔ جماعت احمدیہ قادیان بجا طور پر اس جگہ کو مقدس اور شعائر اللہ میں شامل سمجھتی ہے۔ ان میں سے ایک مکان سید شبیر حسین صاحب اور ان کے عزیزوں کا ہے۔ جس کو وہ ۱½ سال سے فروخت کرنے کی فکر میں تھے۔ انہوں نے پہلے کوشش کی کہ انجمن اشاعت اسلام لاہور اس کو خرید لے۔ اور عرصہ تک "حضرت امیر ایدہ اللہ بنصرہ العزیز" کے ایک معتمد متعلقہ کاغذات کو اپنے قبضہ میں لئے ہوئے غور و خوض میں مصروف رہے مگر سودا نہ ہوا۔ بلکہ اس عرصہ میں جو خریدار پیدا ہوتا اس کو کسی نہ کسی طریق سے ٹال دیا جاتا رہا۔ "حضرت امیر ایدہ اللہ بنصرہ العزیز" کے زیر سایہ ایک خفیہ تجارتی سوسائٹی بھی ہے۔ جو زمینوں اور مکانات کی خرید و فروخت کا کام کرتی رہتی ہے۔ شاید غرض یہ ہو کہ اگر ممکن ہو تو سستے داموں اس مکان کو ہتھیا لیا جائے۔ کیونکہ کہا جاتا ہے۔ کہ سید صاحب کو ایک دفعہ کہا گیا تھا۔ کہ اس مکان کو اقساط پر خریدا جا سکتا ہے۔ انجمن کے پاس تو کئی لاکھ کا سرمایہ بتلایا جاتا ہے۔ اقساط کا ذکر کیوں؟ الغرض جب سید صاحب انجمن اور حضرت امیر ایدہ اللہ بنصرہ" کی طرف سے بالکل مایوس ہو گئے تو ان کو اور خریدار تلاش کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اس مکان کو ماسٹر فقیر اللہ صاحب کے ذریعہ سے اس لئے خرید لیا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کی وجہ سے احمدیہ بلڈنگس کو مقدس سمجھتی ہے اور سب کو یہی معلوم ہے کہ مسجد اور انجمن کے دفاتر اور مکان سب ٹھیکہ کی زمین پر ہیں۔ جو ۱۹۴۷ء میں ختم ہونے والا ہے۔ اور اصل مالک بھی ایک غیر احمدی صاحب ہیں۔ جو حضرت امیر ایدہ اللہ بنصرہ اور انکے کارخانہ کو احمدیہ بلڈنگس سے نکالنے اور اس مقام کا نام بھی تبدیل کرنے پر تلے بیٹھے ہیں۔ اور خود حضرت مولانا کو بھی فکر دامنگیر ہے۔ کہ کسی کھلی جگہ میں اپنی کالونی (یعنی بستی) بنائی جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص خدام غور فرمائیں کہ ان حالات میں صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اس مکان کو غیر احمدیوں یا غیر مسلموں کے قبضہ میں چلے جانے سے بچانے کے لئے اگر خود خرید لیا۔ تو کیا برا کیا۔ اس پر تو "حضرت امیر ایدہ اللہ بنصرہ" کے ناراض ہونے کی بظاہر اور کوئی معقول وجہ نہیں ہو سکتی سوائے اس کے کہ یہ مکان ان کی سوسائٹی کے ہاتھ سستے داموں نہیں آیا۔

جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والوں کے خلاف زبان درازی

غیر احمدیوں کو خوش کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درجہ کو گھٹا کر دکھانے اور ذاتی عناد کے ماتحت حضرت صاحبزادہ صاحب کے خلاف زہر اگلتے رہتے ہیں تو سب جانتے ہیں کہ "حضرت مولانا" کی ذاتی غرض ہے۔ مگر معلوم نہیں ہوتا۔ کہ انہیں ان لوگوں کے خلاف زبان درازی سے کیا حاصل ہوگا۔ جو پہلے یا حال میں "ان" کے اندرونی اور بیرونی اسوہ حسنہ یعنی اخلاق فاضلہ۔ گفتار۔ کردار۔ دیانت اور امانت کو اصلی رنگ میں دیکھ کر ان سے علیحدہ ہونے پر مجبور ہوئے اور جماعت احمدیہ قادیان میں شامل ہو گئے ہیں۔ اسی اخبار "پیغام صلح" مورخہ یکم نومبر ۱۹۴۴ء میں ان کے متعلق "حضرت امیر ایدہ اللہ بنصرہ العزیز" نے جو الفاظ استعمال فرمائے۔ وہ قابل غور ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔

"جانتے ہو وہ (یعنی جماعت احمدیہ قادیان والے) منافق کن کو کہتے ہیں۔ جنہوں نے غیرت کو چھوڑ دیا۔ اور ہمارے عقائد رکھ کر اس جماعت میں شامل ہو گئے۔"

الفاظ۔ منافق۔ غیرت کو چھوڑ دیا۔ اور ہمارے عقائد کے نیچے میں نے خط کھینچ دیئے ہیں۔ تاکہ ان کی اہمیت آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے پائے۔ یہ الفاظ جماعت احمدیہ قادیان کے ریکارڈ میں تو کہیں نظر نہیں آتے۔ اس لئے کہنا پڑے گا کہ اور افتراؤں کی طرح یہ بھی ان کا ایک دماغی افترا ہے۔ یہ الفاظ ان لوگوں کی نسبت استعمال ہوئے ہیں۔ جو تمام عمر اس شریف انسان کی دامے۔ درمے۔ قدمے ہر حال میں خدمت پر کمربستہ رہ چکے ہیں۔ اور اس وقت اس کو چھوڑنے پر مجبور ہوئے۔ جبکہ انہوں نے اچھی طرح سے دیکھ لیا۔ کہ اس کا اتقاء دیانت اور امانت محض دکھلانے کی چیزیں ہیں۔ اور یہ روحانیت سے بالکل کورا ہے۔ اور بدقسمتی سے ایسا ضدی ہے۔ کہ اسکی اصلاح ناممکن ہے۔ راقم الحروف نے گزشتہ چار سالوں میں اس کی اصلاح کے لئے جو دلی کوشش کی اگر اللہ تعالےٰ کو منظور ہے۔ تو کسی اور موقعہ پر ضبط تحریر میں لا کر شائع کی جاویں گی۔ میں نے سنا ہے۔ کہ بعض دوستوں نے یہ الفاظ خطبہ کے دوران میں سنکر کوشش کی کہ وہ نرم کر دیئے جائیں۔ اور اس شکل میں شائع نہ ہوں۔ مگر معقولیت سے جس شخص کو دور کا واسطہ بھی نہ ہو۔ وہ کب ماننے والا تھا۔ اب میں ان الفاظ کو یکے بعد دیگرے لیتا ہوں۔

ہمارے عقائد کا قضیہ

سب سے پہلے "ہمارے عقائد" کا قضیہ حل طلب ہے۔ "حضرت امیر ایدہ اللہ بنصرہ العزیز" "ہمارا ترجمہ قرآن" کے بعد اکثر یہ فقرہ استعمال کیا کرتے ہیں۔ اور یہ ان کے مرغوب فقرے ہیں۔ جو حضرت صاحبزادہ صاحب کے خلاف سب وشتم کرنے کے بعد قریباً ہر خطبہ جمعہ میں کسی نہ کسی رنگ میں ضرور دہرائے جاتے ہیں۔ کیونکہ "حضرت مولانا" کے تمام علم و فضل مزعومہ کا خلاصہ اور نچوڑ اب یہی ہو گیا ہے۔ "ان" ہمارے عقائد کے متعلق عرض ہے۔ کہ ان الفاظ کی جا و بے جا رٹ لگانے والے کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ عقائد اسلام یا احمدیت کسی کی جاگیر نہیں۔ بلکہ یہ ملت اسلامیہ یا احمدیہ کی وراثت ہے۔ اور جس کو اللہ تعالےٰ توفیق دے وہ ان کو اختیار کر سکتا ہے۔ اس کو اس پر نوحہ خوانی کی بجائے اپنے ہوش و حواس کی خبر لینی چاہیئے۔

بے غیرت کون ہے؟

دوسرا مرحلہ ہے غیرت کو چھوڑنے کا۔ کیا غیرت کو چھوڑنے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے ایک ایسے شخص کو چھوڑا۔ جسے احمدیت کے معیار پر پورا نہ پایا۔ یا وہ شخص ہے جو (۱) غیر احمدیوں کو احمدیوں کے خلاف ابھارنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتا۔ اور جس کو حال ہی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک مسلمہ دشمن کے دربار سے جیب تراش کا خطاب عطا ہوا ہے۔ ملاحظہ ہو اخبار زمیندار مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۴۴ء۔ اخبار مذکور لکھتا ہے۔

"آجکل مرزائیوں کی لاہوری پارٹی اور قادیانی جماعت کے درمیان لڑائی ہو رہی ہے . . . . . مولوی محمد علی امیر جماعت مرزائیہ لاہور نے ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجاہدین تحریکِ جدید دفترِ اوّل و دفترِ ثانی

کے لئے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے کلماتِ طیبات

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے کلماتِ طیبات ذیل میں آپ کے اس لئے پیش کئے جاتے ہیں۔ کہ آپ ان کو بغور پڑھیں۔ اور اچھی طرح سے پڑھنے اور سمجھ لینے کے بعد تحریکِ جدید کے جہادِ کبیر میں حصہ لینے کے لئے اپنا وعدہ سکرٹری مال کو لکھا دیں۔ یا اگر آپ وعدے براہ راست کرتے ہیں۔ تو اپنا وعدہ لکھ کر حضورؐ کی خدمت میں براہ راست ارسال کر دیں:۔

قدم آگے بڑھاؤ

(۱) "خطبہ پڑھنے کے بعد پہلے ہم نے گیارھویں سال کا وعدہ نویں سال کے برابر لکھا دیا۔ مگر دوسرے دن سخت شرم آئی۔ کہ پیچھے کی طرف جانے کی بجائے ہم اپنا قدم خدا تعالیٰ کی راہ میں آگے کیوں نہ رکھیں۔ اس لئے ہم نے نویں سال کے برابر دینے کی بجائے گیارھویں سال کا چندہ دسویں سال سے بڑھا کر پیش کرتے ہیں"

ثواب کم نہ کریں

(۲) "بعض ایسے ہیں۔ جنہوں نے خطبہ پڑھنے کے بعد ہی گیارھویں سال کا چندہ دسویں سال سے بڑھا کر پیش کر دیا ہے۔ انہوں نے لکھا۔ کہ ہم تو زیادہ ثواب لینے کے لئے آگے ہی بڑھیں گے۔ پیچھے کی طرف بھاگ کر اپنا ثواب کم کیوں کریں"

قربانی کو اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرے گا

(۳) "یہ وہ لوگ ہیں۔ جن کے متعلق تھوڑی سی عقل رکھنے والا انسان بھی سوچ سکتا ہے۔ کہ ان کی قربانی کو اللہ تعالیٰ کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ بلکہ قدر کی نگاہ سے دیکھے گا یہی وہ لوگ ہیں۔ جو دین اور دنیا میں خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوں گے۔ جو ہر قربانی کے موقعہ پر نہ صرف یہ کہ ثابت قدم رہتے ہیں بلکہ ہر قربانی کے موقعہ پر دوسرا قدم پہلے قدم سے بڑھا کر رکھتے ہیں۔ اور دین کے راستے میں ہر قربانی کو خدا تعالیٰ کا فضل سمجھتے ہیں"

سال نہم کے برابر نہیں بلکہ اپنی موجودہ حیثیت کے مطابق قربانی

(۴) "بعض ایسے تھے۔ جو اس تحریک کے شروع میں بے کار تھے۔ بعد میں ان کو کام مل گیا اور وہ برسر روزگار ہو گئے۔ تو انہوں نے پچھلے سالوں کا چندہ دے کر دفتر اول میں اپنا نام لکھوا لیا۔ چونکہ انہوں نے آٹھ یا نو یا دس سالوں کا اکٹھا چندہ دینا تھا۔ اس لئے انہوں نے اس رعایت سے فائدہ اٹھایا"

(۵) "پہلے سالوں میں تھوڑا تھوڑا چندہ دے کر اور آخری سال میں زیادہ چندہ دے کر دفتر اول میں اپنا نام لکھوا لیا۔ مثلاً بعض ایسے ہیں۔ جو پانچ سو یا چھ سو روپیہ ماہوار تنخواہ لیتے ہیں۔ ان کو چندہ اکٹھا دینا پڑا۔ اس لئے وہ پہلے سالوں میں دس یا پندرہ یا بیس کے حساب سے چندہ دے کر اور آخری سال میں پانچسو روپیہ چندہ دے کر شامل ہو گئے۔ اب اگر گیارھویں سال میں وہ نویں سال کے برابر چندہ دیں۔ یا بارھویں سال میں آٹھویں سال کے برابر چندہ دیں۔ یا تیرھویں سال میں ساتویں سال کے برابر چندہ دیں۔ تو ان کی موجودہ آمد کے لحاظ سے یہ چندہ بہت حقیر اور ان کی قربانی کو گرانے والی چیز ہے"

(۶) ایسے لوگوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی موجودہ حیثیت کے مطابق گیارھویں سال کا چندہ دیں۔ نہ کہ نویں سال کے برابر جو ان کی موجودہ حیثیت کے لحاظ سے بہت گری ہوئی چیز ہے"

بے شک کمی کریں مگر اپنی حیثیت کے مطابق

(۷) "وہ بے شک کمی کریں۔ مگر اپنی موجودہ حیثیت کے مطابق۔ نویں سال انہوں نے مثلاً چالیس یا پچاس روپیہ چندہ دیا تھا۔ اور دسویں سال ان کا چندہ پانچ سو روپیہ تھا۔ تو اب گیارھویں سال کے لئے اگر وہ کمی کریں۔ تو دسویں سال کی حیثیت سے کریں۔ نہ کہ نویں سال کے مطابق۔ کیونکہ ان کا چندہ ان کی حیثیت سے بہت کم تھا"

آپ نے حضورؐ ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات پڑھ لئے ہیں۔ اور ان کو سمجھ لیا ہوگا۔ ذیل میں ایک فہرست آپ کے پیش کی جا رہی ہے۔ جنہوں نے باوجود سال نہم میں نمایاں حصہ لینے کے گیارھویں سال کے لئے دسویں سال سے بھی اضافہ کر کے پیش کیا ہے۔ اور انہوں نے حضور کی خدمت میں یہ بات پیش کی ہے۔ کہ مومن کا جب ایک قدم اٹھ چکا۔ تو اسے اب پیچھے کرنے نہیں چاہیئے۔ بلکہ آگے ہی بڑھانا چاہیئے۔ اس لئے گیارھویں سال میں دسویں سال سے بھی اضافہ کر کے وعدے پیش کئے جا رہے ہیں۔ ایسے بھی جن کا سال نہم کا وعدہ بھی غیر معمولی اور نمایاں تھا اور اب مالی وسعت کے لحاظ سے اس پر مزید اضافہ نہ کر سکتے تھے۔ انہوں نے سال نہم کے برابر ہی کیا ہے۔ بہر حال فہرست ذیل میں آپ کے پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی توفیق بخشے۔ کہ آپ بھی اپنا وعدہ نمایاں اور غیر معمولی اضافہ سے حضور کے پیش کریں۔ اگر آپ نے ساتویں۔ یا آٹھویں یا نویں سال میں اکٹھا چندہ دیا۔ اور اس رعایت سے فائدہ اٹھایا ہے۔ اور سال دہم میں مثلاً آپ نے پانچ سو روپیہ دیا ہے۔ تو اب آپ کمی تو کریں مگر اپنی موجودہ حیثیت کے مطابق۔ اور نویں سال کی قربانی کے مطابق نہیں۔ کیونکہ وہ آپ کی موجودہ حیثیت کو گرانے والا ہے۔ بلکہ دسویں سال کی حیثیت کے مطابق قربانی کریں۔ فہرست حسب ذیل ہے:۔

(۱) لفٹیننٹ چودھری عزیز احمد صاحب:۔ تحریکِ جدید کے دوسرے دور کا بڑی بے قراری سے انتظار تھا۔ اخبار الفضل میں ایک نوٹ دیکھا جس سے معلوم ہوا۔ کہ سال نہم یا سال دہم سے بڑھا کر دینے کا مطالبہ ہے خطبہ تو ابھی ملا نہیں۔ کیونکہ اخبار دیر سے ملتا ہے۔ میں سال دہم پر اپنا اضافہ کر کے ۴۵۰، اور اہلیہ کے ۶۰۔ لڑکی کے ۱۰۔ کل ۵۲۰ پیش کروں گا۔ دل چاہتا ہے۔ کہ ابھی دوں۔ مگر پاس پیسہ نہیں انشاء اللہ ایک دو ماہ میں ادا کر دوں گا:۔

(۲) میاں محمد یوسف صاحب سندھ سیمنٹ ورکس:۔ ۲۵۰ دسویں سال پر اضافہ سے پیش ہے:۔

(۳) حکیم سردار محمد صاحب شفاخانہ رشیدیہ ڈگری:۔ اس عاجز کے خیال میں شاید ہی کوئی خادم ہوگا۔ جو دسویں سال سے کم کرنے کی کوشش کرے۔ میرا سال دہم ۱۲۰۔ اور اہلیہ کا ۲۵۔ تھا۔ اب اپنا ۱۲۵۔ اور اہلیہ ۳۰ ۶ پیش ہے۔ خاکسار نے سال دہم میں اپنے مرحوم والدین اور مرحومہ اہلیہ کو بھی شامل کر کے دس دس سال کا ادا کر دیا تھا۔ اب انہیں بھی اپنے ساتھ رکھنا چاہتا ہوں۔ لہٰذا ان کی طرف سے ۲۱۔ کل ۱۷۶ روپیہ انشاء اللہ تعالیٰ ادا کرے گا:۔

(۴) جمعدار محمد اشرف صاحب جبلپور:۔ میرا وعدہ سال دہم ۱۰۰ تھا۔ اب گیارھویں سال کا ۱۲۰ جبلپور میں لکھوایا ہے:۔

(۵) مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی تاجر سال دہم سے پانچ روپیہ اضافہ سے ۱۶۵ کا وعدہ ہے:۔

(۶) حضرت مفتی محمد صادق صاحب پنشنر:۔ سال دہم میں معہ اہلیہ صاحبہ ۱۲۰ روپے ۶ آنے دیئے تھے۔ اب گیارھویں سال میں بھی دسویں کے برابر وعدہ فرمایا ہے۔ اور یہ رقم ان کی ایک ماہ کی پنشن کے برابر ہے:۔

(۷) سید علی صاحب مدراسی سائن کولم نے گیارھویں سال میں ایک سو کا وعدہ کیا ہے جو سال دہم سے زیادہ ہے:۔

(۸) محمد شفیع صاحب کلرک لاہور چھاؤنی:۔ سال دہم پر اضافہ سے ۶۱ کا وعدہ۔ نیز آپ نے دو دوستوں کا تحریکِ جدید کے دفتر ثانی میں ایک ایک ماہ کی آمد کا وعدہ بھجوایا۔ اس طرح ہر جماعت کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ اپنے اُن افراد کو جو دورِ اول میں شامل نہ تھے شامل کریں جس کے لئے الگ فارم بھی ہر جماعت میں ارسال کیا گیا ہے۔ تا نئے دوستوں کی پانچہزار کی تعداد پوری ہو جائے:۔

(۹) چودھری عبد اللطیف صاحب اوقف زندگی سال دہم ۳۲۔ تھا۔ اب سال یازدہم ۳۵ پیش ہے۔

(۱۰) میاں محمد رمضان صاحب باڈی گارڈ حضرت اقدس:۔ انہوں نے پہلے خطبہ پر سال دہم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیس روپیہ وعدہ کیا۔ مگر اب حضور کا دوسرا خطبہ (یکم دسمبر) سُن کر آپ نے وعدہ تیس روپے کر دیا جو ایک ماہ کی آمد کے برابر ہے۔

(۱۱) چودھری عبد الباری صاحب واقف زندگی:

میں نے نویں سال میں جبکہ ملازم تھا۔ ۱۵۰ روپے دیئے تھے۔ اب جبکہ واقفِ زندگی ہو گیا ہوں۔ تو میرا دل مجھے اجازت نہیں دیتا۔ کہ میں پیچھے کی طرف جاؤں۔ لیکن آگے بڑھنا چاہتا ہوں۔ لہٰذا گیارھویں سال میں ۲۰۰۔ اپنی طرف سے اور ۲۰۔ اپنی لڑکی کی طرف سے بااقساط ادا کروں گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

(۱۲) سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ میں تحریک جدید کے دفتر اول میں گیارھویں سال کے لئے بجائے نویں سال پر اضافہ کرنے کے دسویں سال کی ادا کردہ رقم پر کچھ تھوڑا سا اضافہ کر کے پیش کر رہا ہوں۔ حضور دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق عطا فرمائے۔ میں ان سب کی طرف سے جن کی طرف سے اب تک ادا کرتا آ رہا ہوں۔ ادا کرتا چلا جاؤں۔ ایسا نہ ہو کہ میں شامتِ اعمال سے پیچھے رہ جاؤں۔ بوجہ قلتِ گنجائش میں نے زیادتی برائے نام کی ہے۔ ورنہ شحِ نفس ہرگز ہرگز نہیں۔ تفصیل یہ ہے:۔

حضرت والد صاحب مرحوم	۶	روپے
حضرت والدہ صاحبہ مرحومہ	۶	"
مرحومہ والدہ مسعود داؤد	۶	"
مرحومہ والدہ رقیہ مرحومہ	۶	"
عزیز مشہود ظفر احمد	۱۴	"
عزیز داؤد مظفر احمد	۱۴	"
عزیز مسعود مبارک احمد	۱۴	"
فرخندہ اختر بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ	۱۷	"

خاکسار کی طرف سے ۳۷۰۔ کل ۵۰۷ "

اس وعدہ کے ساتھ ہی ادائیگی کا چیک بھی پیش حضور ہے۔

(۱۳) نذیر احمد صاحب بی۔ایس۔سی:۔

سال دہم میں وعدہ ۶۱ تھا۔ گیارھویں سال میں ۸۰۔ کرتا ہوں۔ جو ایکماہ کی آمد کے برابر ہے۔

(۱۴) کیپٹن شریف احمد صاحب باجوہ:۔

حضور گیارھویں سال میں میرا وعدہ معہ اہل و عیال ۴۰۰ روپیہ کا منظور فرمائیں۔

(۱۵) مولوی عبد المجید صاحب سٹی دہلی سال دہم میں خاکسار کا چندہ ۳۵۰۔ اور بیوی بچوں کا ۵۰ تھا۔ اس سال اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو ترقی عطا فرما دی ہے۔ جو محض اس کا فضل و احسان ہے

اور حضور کی خاص دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ خاص خاکسار پر فضل ہے۔ کہ خاکسار تحریک جدید کے گزشتہ دور میں ہر سال اپنی ماہوار آمد ادا کرتا رہا ہے۔ اس توفیق کو مدنظر رکھ کر اور یہ خیال کرتے ہوئے کہ مومن کا قدم پیچھے نہیں ہٹنا چاہیئے۔ گیارھویں سال کے لئے اپنی ماہوار آمد اپنی طرف سے ۴۵۰۔ اور اہلیہ کی طرف سے ۶۰۔ کل ۵۱۰ حضور قبول فرمائیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی قربانیوں کی توفیق بخشے۔

(۱۶) محمد عمر و محمد بشیر صاحبان کلکتہ:۔ تحریک جدید گیارھویں سال کے متعلق وعدہ کا ایک تار حضور میں بھیجا گیا۔ اور اس کے بعد ایک عریضہ بھی [illegible] [illegible] اب جبکہ خطبہ پڑھ لیا ہے۔ گیارھویں سال کے

دینے والا ہے۔ بجائے پیچھے کی طرف جانے کے آگے بڑھنا چاہیئے۔ اس لئے گیارھویں سال میں میری اور میری بیوی کی طرف سے چھ صد روپیہ کا وعدہ حضور قبول فرمائیں۔

دفتر ثانی کے سال اول کے مجاہد وہ جو ایک ماہ کی آمد سال اول میں دیں

"جس طرح پہلے دس سالوں میں پانچ ہزار آدمیوں نے اس تحریک میں حصہ لیا ہے۔ اسی طرح نئے شامل ہونے والے بھی پانچ ہزار آدمی چاہئیں۔ جو اس تحریک میں حصہ لینے کے لئے آگے بڑھیں۔ تاکہ اس تحریک کے ذریعہ سے اسلام کی تبلیغ اور تائید کے لئے مضبوط ریزرو فنڈ قائم ہو۔ نئے شامل ہونے والوں کے لئے شرط یہ ہے۔ کہ پہلے سال کے لئے کم سے کم اپنی ایک ماہ کی آمد اس تحریک میں چندہ دیں۔

ترجمۃ القرآن کے وعدے اور وصولی براہ راست مرکز میں آنی ضروری ہے

ترجمۃ القرآن کے وعدوں اور وصولی کے بارے میں ہر جماعت اور اس کے عہدیداران اور براہ راست وعدے کرنے والے افراد یاد رکھیں۔ کہ انہیں اپنے وعدوں کی فہرستیں براہ راست حضرت اقدس کے حضور پیش کرنا ہے۔ یا حضور کے پیش کرنے کے لئے "فنانشل سکرٹری تحریک جدید" کو براہ راست مرکز میں ارسال کرنا ہے۔ اور اس طرح ترجمۃ القرآن کے وعدوں کی وصولی کا تمام روپیہ بھی براہ راست معہ اسم وار تفصیل کے مرکز میں ارسال کرنا ہے۔ مقامی مرکزی افراد بھی اسے نوٹ فرما لیں۔ اور اپنے حلقہ والوں کو اطلاع دے دیں۔ کہ وہ اپنی ترجمۃ القرآن کی فہرستیں براہ راست مرکز میں ارسال کر دیں۔ والسلام۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

سال دہم کی ادا کردہ رقم پر ایک ایک روپیہ اضافہ کر کے ۷۰۰ کا وعدہ پیش ہے۔ دوست اس غلط فہمی میں ہرگز نہ رہیں۔ کہ سال نہم کے برابر ہی دینا ضروری ہے۔ سال نہم کے برابر دینے کی تو رعایت ان کو ہے۔ جو پہلے دور میں اپنی ایک ماہ کی آمد یا اس سے بھی زیادہ دیتے آ رہے ہیں۔ مگر وہ جن کی آمد اللہ تعالیٰ نے بڑھا دی ہے۔ وہ اپنی توفیق کے مطابق نہ صرف سال دہم سے بڑھا کر دیں۔ بلکہ جس قدر ان کی مالی وسعت اجازت دیتی ہے۔ قربانی کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ان کی قربانی کے مطابق اجر بخشے گا۔

(۱۷) سید محمود صاحب کراچی۔ جو پہلے دور میں شامل ہیں۔ حضور نے ان کو ایک رعایت دی ہے۔ کہ وہ نویں سال کے برابر دے لیں۔ مگر میرے خیال میں تو اللہ تعالیٰ ہی

اور پھر ہر سال اس میں کچھ نہ کچھ اضافہ کرتے چلے جائیں۔ "یاد رکھو! یہ اموال ہمیشہ نہیں رہیں گے۔ اور یہ زندگیاں بھی ہمیشہ نہیں رہیں گی۔ یہ زندگیاں ہمارے ساتھ نہیں جائیں گی۔ بلکہ ہمارے چندے اور ہماری قربانیاں ہمارے ساتھ جائیں گی۔ یہاں کا کھایا ہوا ہمارے کام نہیں آئے گا۔ بلکہ جو خدا کے رستہ میں خرچ کیا ہوا ہوگا۔ وہی ہمارے کام آئے گا۔ پس ابدی اور دائمی زندگی حاصل کرنے کے لئے آگے بڑھو۔"

جو دور اول میں شامل نہیں ہو سکے وہ خطبہ پڑھیں

ہر جماعت میں ایسے افراد موجود ہیں۔ جو دور اول میں شامل نہیں ہو سکے۔ انہیں اب شامل کرنا چاہیئے مگر جبر اور اصرار سے نہیں۔ بلکہ ان کے سامنے حضرت اقدس کا خطبہ ۲۴ر نومبر و یکم دسمبر پیش کر کے شامل کریں۔ یہ ہر دو خطبات پڑھ لینے پر خود بخود شرح صدر ان کا ایمان۔ ان کا اخلاص بے اختیار کہیگا کہ مجھے بھی تحریک جدید کے اس جہاد میں کود جانا چاہیئے۔

پس پھر دفتر ثانی کے فارم پر ان کے وعدوں کی فہرست بنا کر حضرت کے حضور براہ راست ارسال کریں۔ اگر آپ کے پاس یہ ہر دو خطبہ نہ ہوں۔ تو فنانشل سکرٹری تحریک جدید کے دفتر سے فوراً منگوا لیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ پڑھ کر ایک دوست نے دریافت کیا۔ کہ میں اپنے آپ کو مجوزہ "پانچ ہزار دوستوں کی ایک نئی جماعت" کے لئے امیدوار پیش کرتا ہوں مطلع فرمائیں۔ کہ یہ سلسلہ کس سال سے شروع ہوگا۔ یا ابھی سے حضور میرے لئے دعا فرمائیں۔ حضور نے دعا فرمائی۔ اور اپنے قلم سے لکھا۔ کہ "وعدہ کی میعاد یکم دسمبر سے ۷ فروری ہے۔ اور پہلے سال کے وعدہ کی ادائیگی کا وقت ۳۰ر نومبر ۱۹۴۵ء تک"

ہر مجاہد جو اس جہاد میں شامل ہو۔ اسے چاہیئے کہ وہ اپنی ایک ماہ کی آمد معین کر کے لکھ دے کہ اس قدر آمد ہے۔ جو میں سال اول کے لئے دونگا۔

ذیل میں ایک فہرست اُن احباب کرام کی شائع کی جاتی ہے جنہوں نے تحریک جدید کے دفتر ثانی کے سال اول کے جہاد میں حصہ لیا ہے۔ ہر جماعت میں ایسے افراد ہیں۔ جو دور اول میں حصہ نہیں لے سکے مگر اب اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے سامان پیدا کر دیا ہے اور وہ اس جہاد میں شامل ہو کر اس کی رضا حاصل کر سکتے ہیں۔ حضور کا خطبہ پڑھ کر احباب کو اس جہاد کبیر میں شامل ہونے کی پوری جدوجہد کرنی چاہیئے۔ سکرٹری صاحبان پوری توجہ سے کام لیں۔ فہرست یہ ہے:

(۱) عبد الرشید صاحب سیالکوٹی۔ خاکسار نے ابھی حضور کا خطبہ نئے دور کے متعلق پڑھا۔ اپنی سستی کی وجہ سے دورِ اول میں شامل نہیں ہو سکا۔ خاکسار کی تنخواہ اسّی ماہوار ہے۔ اور عارضی ملازم ہوں۔ میرا وعدہ منظور فرمائیں۔

(۲) عبد القدیر صاحب پسر مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم تلونڈی جھنگلاں۔ تحریک جدید کی قربانیوں والا خطبہ پڑھ کر حصہ لینے کے لئے دل بے تاب ہو گیا۔ خاکسار دور ثانی میں حصہ لینے کے لئے نومبر کی پوری تنخواہ ۵ر دسمبر کو ارسال کر دیگا۔ حضور منظور فرمائیں۔

(۳) منشی عبد السمیع صاحب کپورتھلوی محلہ دار الفضل میں اپنے والد مرحوم منشی عبد الرحمٰن صاحب اور والدہ مرحومہ کی طرف سے پانچ پانچ روپیہ کا وعدہ سال اول کے لئے پیش حضور کرتا ہوں۔ اور آئندہ بھی اسی طرح دینے کی نیت اور ارادہ ہے۔ والدین مرحوم کی طرف سے دور ثانی کے دور اول کے لئے دس روپیہ کی منظوری فرمائیں۔

(۴) بابو محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ریلوے ملازم قادیان میری اہلیہ پہلے دور میں شامل نہ تھی۔ ایک دکان ان کا ہے۔ جس کا کرایہ سات روپیہ ماہوار آتا ہے۔ پس تحریک جدید کے دفتر ثانی کے سال اول میں ان کا وعدہ سات روپیہ منظور فرمائیں۔

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گرامی نامہ کے ذریعہ سے اس بحث پر نظر ڈالنے کی دعوت دی ہے۔ اس مکتوب کے ساتھ دو رسالے بھی بھیجے گئے۔ ان رسالوں کے مطالعہ سے ہمیں راولپنڈی کے ایک جیب تراش گروہ کی کارروائی یاد آ گئی۔

میں اس معزز خطاب کے عطا ہونے پر حضرت امیر ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔

(۲) یا وہ شخص اس خطاب کا مستحق ہے کہ جہاں اس کو بڑی رقم ملنے کی امید ہو۔ وہاں عقائد احمدیہ سے بھی دست بردار ہونے کے لئے تیار ہو جائے جیسا کہ حیدرآباد میں کیا گیا۔ اس قسم کے نمونے تو اور بھی پیش کئے جا سکتے ہیں۔ مگر بخوف طوالت چھوڑتا ہوں۔

منافق کون ہے

منافق کس کو کہتے ہیں۔ جس کے دل میں کچھ اور ہو اور ظاہر اس کے خلاف کرے۔ چونکہ بمقابلہ عربی اور اردو کے حضرت امیر ایدہ اللہ کو انگریزی سے زیادہ شغف ہے۔ یہاں تک کہ ان کی رہائش۔ آرائش۔ آسائش اور خورد و نوش کا تمام انتظام انگریزی طرز پر چلتا ہے۔ اسی لئے میں اس کے ہم معنی انگریزی الفاظ مع ان کی تشریح کے لکھ دیتا ہوں۔ تاکہ آسانی سے ان کی سمجھ میں آ جائے۔ منافق کو انگریزی میں Hypocrite اور Dissembler کہتے ہیں۔ جس کے معنی ہیں۔ "One who cloaks disguises conceals (character feeling, intention, act) or pretends not to see ignores or fails to mention fact."

اردو میں اسکو گندم نما جو فروش بھی کہتے ہیں۔

(۱) چنانچہ سید شبیر حسین صاحب کے مکان کی خرید و فروخت کے متعلق حضرت امیر ایدہ اللہ بنصرہ نے جو واقعات توڑ مروڑ کر پیش کئے ہیں یہ ان کا ہی حصہ ہے۔ اور منافقت کا ایک نہایت لطیف شاہکار ہے۔

(۲) عقائد احمدیہ کو حسب ضرورت کبھی کسی رنگ میں اور کبھی کسی رنگ میں پیش کرنے کی خدمات کے صلہ میں جو تازہ سرٹیفکیٹ حضرت مولانا کے رفیق قدیم زمیندار کے دربار سے عطا ہوا ہے۔ وہ بھی ملاحظہ ہو۔

"قادیانی جس عقیدہ کی تشہیر کر رہے ہیں۔ لاہوری اس پر خفیہ طور پر عمل پیرا ہیں۔ اصولی طور پر دونوں کا عقیدہ ایک ہی ہے۔ دو کانیں مختلف ہیں۔ لیکن جنس ایک ہے۔" (زمیندار ۱۷ ستمبر ۱۹۳۶ء)

منافقت کے ثبوت کے لئے اس سے زیادہ واضح اور کوئی سرٹیفکیٹ حضرت مولانا کو کہیں سے نہیں مل سکتا۔ کیونکہ مولانا نے اسے خود مکتوب بھیجکر اور اپنے تصنیف کردہ رسالہ کو پیش کر کے حاصل کیا ہے۔

(۳) حضرت امیر ایدہ اللہ انکار نہیں کر سکتے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۱۹۰۸ء میں وصال کے بعد وہ یہ جانتے ہوئے اور مانتے ہوئے بلکہ حسب موقعہ خفیہ خفیہ بعض خاص احباب کو بتلاتے ہوئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وصیت میں صرف صدر انجمن احمدیہ کو جائز جانشین قرار دیا گیا ہے۔ اور شخصی خلافت کا کہیں نام و نشان بھی نہیں۔ وہ ۱۹۱۴ء تک حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی بیعت میں رہے۔ بلکہ ایک دو دفعہ بیعت توبہ کرنے پر بھی مجبور ہوئے۔ فرمائیے۔ اس سے بڑھکر منافقت کی درخشندہ مثال اور کیا ہو سکتی ہے؟

(۴) حضرت امیر ایدہ اللہ بنصرہ ہمیشہ اعلان فرماتے رہتے ہیں۔ کہ وہ انجمن احمدیہ اشاعت اسلام کو اپنی آمدنی کا ½ حصہ چندہ دیا کرتے ہیں۔ پہلے کا حال تو مجھے معلوم نہیں۔ ۱۹۲۱ء میں جب میں ان کی انجمن کا سیکرٹری تھا۔ ان کا ماہ اگست ۱۹۲۱ء کا چندہ صرف تیرہ آنہ اور تین پائی تھا۔ اس حساب سے حضرت امیر ایدہ اللہ کی ماہانہ آمدنی ۸ روپے بنتی ہے۔ کیا حضرت اس قلیل رقم پر گذر اوقات کرتے ہیں؟ میں پہلے ایک مضمون میں جس کا عنوان تھا "مولوی محمد علی صاحب اپنے ترجمہ اور تفسیر القرآن کی روشنی میں" اس پر کافی بحث کر چکا ہوں۔ کیا اس مثال سے ثابت نہیں ہوتا۔ کہ حضرت مولانا کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ۔ اس سے زیادہ تر منافقت کا نمونہ اور کیا ہو سکتا ہے؟

واقعات مندرجہ بالا پڑھنے والے خود سمجھ سکتے ہیں۔ کہ ان لوگوں میں سے جو مبینہ وجوہ کی وجہ سے مولوی محمد علی صاحب سے علیحدہ ہوئے۔ کوئی اس قسم کا نہیں۔ جس قسم کے خود مولانا ہیں۔

مولانا کا سوال اور اس کا جواب

اب ذرا یہ بھی دیکھ لیا جائے۔ کہ اس واقعہ خرید و فروخت کو مولانا نے کس رنگ آمیزی کے ساتھ پیش کیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

"یہ مکان کیوں خرید اگیا۔ ذ ایک جواب پہلے عرض ہو چکا ہے۔ کہ اپنی انجمن کو اصل واقعات سے تاریکی میں رکھتے ہوئے امیر ایدہ اللہ بنصرہ ایسی کارروائی کر رہے تھے۔ اس سے خطرہ تھا۔ کہ یہ مقدس مقام کہیں کسی غیر مسلم یا غیر احمدی کے قبضہ میں نہ چلا جائے۔ دوسرا جواب یہ ہے Who the .... you are to put this question تم یہ سوال کرنے والے ہو کون؟

اس کے بعد حضرت فرماتے ہیں۔ "اس کا جواب عملی رنگ میں یوں ملا۔ کہ بے شک دلائل کے ذریعہ سے ہم تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے۔ لیکن ہم مال اور جاسوسی کے ذریعہ سے تمہاری جماعت کو برباد کر دیں گے۔ اس کے لئے میں واقعات پیش کر سکتا ہوں۔ یہ سالم والا مکان جو آپ کو نظر آتا ہے۔ یہ شبیر حسین والا مکان جو مسجد کی زمین کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ یہ صدر انجمن قادیان نے خرید لیا ہے۔ (خدا تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ مولانا نے صدر انجمن قادیان کا وجود تو تسلیم کر لیا) مجھے یہ بتایا جاوے۔ کہ یہ مکان کیوں خرید اگیا۔ کیا یہ بات ہے۔ کہ لاہور میں ان کو مکان چاہیئے تھا۔ اور ان کو نہیں ملا۔ لاہور میں ان کا مرکز موجود ہے۔ اگر ہم قادیان میں جا کر ایسا کریں۔ تو معذور سمجھے جائیں گے۔ کیونکہ وہاں ہمارا مرکز موجود نہیں؟" ان الفاظ کو پڑھ کر کس کو شک ہو سکتا ہے۔ کہ اگر مرکز جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہے۔ تو ان الفاظ کو کہنے والے کا اس سے اب قطع تعلق ہو چکا ہے۔ مولانا آپ میں یہ جرأت کہاں۔ کہ قادیان جانے کا خیال بھی دل میں لائیں۔ ایک دفعہ میرے سامنے ابال آیا تھا۔ مگر جو اس کا حشر ہوا۔ سب کو معلوم ہے۔ اور اب تو آپ کو اسکی ضرورت بھی نہیں۔ کیونکہ آپ کے بھائی بند احراری پہلے سے وہاں موجود ہیں۔ جن سے آپ کے خاص تعلقات ہیں۔

جاسوسی اور مال کے ذریعہ بددل کرنے کا الزام

آگے چل کر فرماتے ہیں۔ "اسکی غرض صرف یہ ہے کہ یہاں بیٹھ کر جاسوسی کے ذریعہ سے اس جماعت کو تباہ کرنے کی کوشش کریں۔ اور مال کے ذریعہ لوگوں کو بددل کریں۔ اس کے سوا تیسری غرض اور کوئی نہیں ہو سکتی۔"

نہیں مولانا۔ ہمیں وہاں بیٹھکر جاسوسی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ آپ کے اسوہ حسنہ کو دیکھ کر احمدیہ بلڈنگس کا ذرہ ذرہ اس کام کے لئے کافی ہے۔ ؎

زدیدہ تا در دل ذرہ ذرہ غماز است
گماں مبر کہ دل و دیدہ راز داراں اند

اس سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ احمدیہ بلڈنگس میں ایسے کام بھی ہوتے ہیں۔ جن کے لئے جاسوسی کی ضرورت پڑتی ہے۔ ایسے کام کے لئے محکمہ سی آئی ڈی پنجاب پہلے سے موجود ہے۔ ہمیں تو آپ کے اسوہ حسنہ کی تلاش رہتی ہے۔ اور آپ مسلم ٹاؤن میں رہتے ہیں۔ دراصل آپ بھی بے خبر نہیں۔ اور ہمیں بھی اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ آپ کی کشتی متواتر صدمات اور امتداد زمانہ سے بوسیدہ اور کمزور ہو چکی ہے۔ اور اب آخری بار کی منتظر ہے۔ کوئی تحریک جس کا قائد آپ جیسا انسان ہو۔ بہت عرصہ تک نہیں چل سکتی۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے محض اپنے فضل سے مجھے اور میرے چند احباب کو اس جلد غرق ہونے والی کشتی سے بچا لیا۔ اور میں دردمند احباب انجمن اشاعت اسلام لاہور کی خدمت میں اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ خدا کے لئے اپنے حضرت امیر ایدہ اللہ بنصرہ کو ان کاموں سے روکیں۔ جس میں ان کے لئے بہت خطرات ہیں۔ آخر برداشت اور صبر کی کوئی حد ہوتی ہے۔ ان کو یاد ہوگا۔ کہ ان کی اسی قسم کی حرکات سے مجبور ہو کر ایک دفعہ حضرت خان صاحب سید ڈاکٹر محمد حسین صاحب آنجہانی نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا۔ اور دوسرے واقعات یاد دلانے کی ضرورت نہیں۔

مجلس رفقاء احمد کے متعلق اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت مجلس رفقاء احمد عرصہ تین سال سے قائم ہے۔ اس مجلس کا مقصد غیر مبائعین کے اعتراضات کا رد اور ان کے پھیلائے ہوئے زہر کا ازالہ کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اصل مقام دنیا کے سامنے پیش کرنا ہے۔ اس مجلس کے اراکین کی تعداد چالیس تھی۔ اب بوجہ بعض رفقاء کے قادیان سے باہر تشریف لے جانے کے کچھ مزید اراکین کے داخلہ کی گنجائش ہے۔ قواعد مختصراً حسب ذیل ہیں:۔ (۱) ہر رفیق سے ایک روپیہ بطور داخلہ کے لیا جائیگا۔ (۲) ہر رفیق رسالہ فرقان کا خریدار لازماً ہوگا۔ (۳) ہر رفیق مجلس کے کاموں کو چلانے کے لئے اپنی مرضی سے کوئی رقم بطور چندہ یکمشت ادا کریگا۔ (۴) علاوہ اس چندہ کے ہنگامی ضروریات کو پورا کرنے کی ذمہ داری بھی رفقاء پر ہوگی۔ (۵) ان قواعد کا اطلاق پرانے اور نئے اراکین پر ہوگا۔ مجلس عاملہ کے فیصلہ کے مطابق اس اعلان کے ذریعہ احباب کو مجلس میں حسب گنجائش شمولیت کی دعوت دی جاتی ہے۔ مجلس میں شمولیت کے لئے بہت جلد احباب خاکسار کو اطلاع دیں۔ تا اگر تعداد پوری ہو جائے۔ تو ان کی شمولیت کا موقعہ دیا جائے۔ خاکسار جنرل سیکرٹری مجلس رفقاء احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر اسلام کیلئے جائیدادیں وقف کرنیوالوں کی پندرھویں فہرست

1256 بابو عبداللہ صاحب سیالکوٹی - دارالبرکات قادیان ساری جائیداد
1257 چوہدری عبدالاحد صاحب بکر آف فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ قادیان ساری جائیداد اور ۲ ماہ کی آمد
1258 حکیم نیاز محمد صاحب مع اہلیہ محترمہ دارالبرکات قادیان ساری جائیداد
1259 مولوی عبدالقادر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ لائل پور ۲۴/-
1260 شیخ عبدالقادر صاحب لائل پور ۲ ماہ کی آمد
1261 شیخ محمد یوسف صاحب " ۲ " "
1262 چوہدری عبدالرحمٰن صاحب " ۲ " "
1263 مستری عبدالرحمٰن صاحب " ۱ " "
1264 چوہدری محمد شریف صاحب ہیڈ کانسٹیبل لائل پور ۲ " "
1265 " نورالدین صاحب (جہانگیر) لائل پور ۱ " "
1266 " عبدالرشید صاحب لکھی " ۲ " "
1267 مستری حاکم دین صاحب " ۱۰۰/- روپیہ
1268 چوہدری محمد صدیق صاحب " ۲ ماہ کی آمد
1269 ملک عبدالمجید صاحب " ساری جائیداد
1270 چوہدری غریب دین صاحب " سارا مکان
1271 " محمد عبداللہ صاحب چوکیدار " " "
1272 میاں محمد عمر صاحب تہبانہ " ۲ ماہ کی آمد
1273 چوہدری نذر محمد صاحب و چوہدری محمد رفیق صاحب لائل پور ساری جائیداد ۱۰ اکنال
1274 بابو عبدالعزیز صاحب لائل پور " " "
1275 محترمہ آمنہ بی بی بنت میاں میراں بخش صاحب " ساری جائیداد
1276 منشی غلام سرور صاحب لائل پور ۲ ماہ کی آمد
1277 چوہدری محتاب الدین صاحب انسپکٹر پولیس کمروڑ پکا ۲ ماہ کی آمد
1278 " عبدالمجید خان صاحب گورنمنٹ ہائی سکول " ۲ " "
1279 منشی شمیر علی صاحب بخاری ملتان ۲ " "
1280 چوہدری عبیداللہ صاحب سندھ ۱ " "
1281 " پیر محمد صاحب چک ۱۵۲ ای بی ل بور ساری جائیداد
1282 " پیدائش اللہ صاحب چک ۵۶۵ گنگا پور ساری زمین
1283 سید عبدالرشید صاحب بوستان - کوئٹہ ایک ماہ کی آمد
1284 چوہدری جان محمد صاحب سکنہ لکھی ساری زمین
1285 " محمد حسین صاحب ملٹری فائنانس ڈیپارٹمنٹ نئی دہلی ۲ ماہ کی آمد
1286 " محمد سعید صاحب سب پوسٹماسٹر نوشہرہ ٹک ٹانگہ ساری جائیداد
1287 " ولایت حسین صاحب دوکاندار - قادیان " "
1288 " محمد افضل خان صاحب پے فورس ۵۰/- روپیہ اور ایک ماہ کی آمد
1289 " منیر خان صاحب محمدی دروازہ سیالکوٹ ساری جائیداد
1290 " محمد علی صاحب ساکن ترک پور ضلع شیخوپورہ ساری زمین
1291 شیخ غلام رسول صاحب سکنہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ ساری جائیداد
1292 سید نذیر حسین صاحب گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ " "
1293 چوہدری سعید محمد صاحب " " " " ۲۵۰/- روپیہ اور ۳ ماہ کی آمد
1294 ایم ایم عبدالقادر صاحب کولمبو سارا مکان
1295 محترمہ نور النساء بیگم صاحبہ ضلع ہمیرپور سارا زیور
1296 چوہدری مرزا خان صاحب چک ۸۶ شمالی ساری جائیداد
1297 چوہدری فیض احمد صاحب ہیڈ کلرک ضلع اٹک ۶۰/- روپیہ اور ایک پیاد ڈیڈنٹ فنڈ
1298 مستری محمد حنیف صاحب - ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ ساری زمین
1299 چوہدری محمد شفیع صاحب " " " "
1300 شیخ اصغر علی صاحب " " ساری جائیداد
1301 خان محمد الطاف صاحب کلرک مردان " "
1302 محترمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی محبوب عالم صاحب خالد قادیان - سارا زیور
1303 " زینب صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر غلام علی صاحب مرحوم قادیان - ساری جائیداد
1304 چوہدری احسان الٰہی صاحب ضلع تھرپارکر " "
1305 " فضل الٰہی صاحب - ضلع نواب شاہ " "
1306 مرزا منیر احمد صاحب قادیان ۲ ماہ کی آمد
1307 محترمہ بسم اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری نوشاد علی صاحب مرحوم لاہور ۱۰۰/- روپیہ
1308 حافظ عبدالسلام صاحب دہلی ساری جائیداد
1309 سیٹھ اللہ جوایا صاحب آگرہ " "
1310 چوہدری رحمت اللہ صاحب مغل پورہ " "
1311 " عبدالکریم صاحب - ضلع سیالکوٹ " "
1312 میاں ضیاء الدین صاحب - قادیان " "
1313 چوہدری محمد حسین صاحب سیلون ۱۰/- ملم شلنگ
1314 " امام بخش صاحب ڈیرہ غازی خان ساری جائیداد
1315 بابو عبداللطیف صاحب بنگال " "
1316 حوالدار محمد اشرف صاحب جھانسی " "
1317 چوہدری محمد دین صاحب نصرت گرلز ہائی سکول قادیان کی جائیداد اور ایک ماہ کی آمد
1318 محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ بنت بابو اکبر علی صاحب مرحوم قادیان - سارا زیور اور حق مہر
1319 چوہدری رفیق الرحمٰن صاحب ولد شیخ عبدالرزاق صاحب قادیان - ایک ماہ کی آمد
1320 " محمد شفیع صاحب ملازم پریس قادیان ساری جائیداد
1321 " عبدالمجید صاحب مع اہلیہ صاحبہ - نئی دہلی " "
1322 " عطاء محمد صاحب نائب تحصیلدار لودھراں " "
1323 محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ والدہ خواجہ محمد احمد صاحب بی اے جہلم ۵۰۰/- روپیہ
1324 سید محمد عبداللہ صاحب دفتر الفضل قادیان ساری جائیداد
1325 چوہدری محمد انور صاحب - ڈاکخانہ چونگ ضلع لاہور " "
1326 شیخ غلام محمد صاحب قریشی - لودھیانہ " "
1327 سید احمد علی صاحب مبلغ قادیان - ساری جائیداد اور ۲ ماہ کی آمد
1328 محترمہ رحمت بی بی صاحبہ چک ۳۲۵ ڈاکخانہ گنگا پور سارا زیور اور حق مہر
1329 میر کلیم اللہ صاحب بنگلور ساری جائیداد
1330 چوہدری یوسف علی صاحب تحصیل پھلور ساری زمین
1331 مولوی عبدالرحمٰن صاحب مولوی فاضل ضلع لائل پور ۲ ماہ کی آمد
1332 چوہدری فیض الحق صاحب لاہور ۱ " "
1333 حافظ محمد یوسف صاحب دفتر دارالرحمت قادیان ۱ " "
1334 چوہدری عطر دین صاحب بمبئی ساری جائیداد
1335 " ثناء اللہ صاحب موضع کرتو ضلع شیخوپورہ " "
1336 چوہدری بشیر احمد صاحب ضلع ہزارہ ایک ماہ کی آمد
1337 خان محمد عباس خان صاحب ابن خان محمد خان صاحب مرحوم ضلع پشاور ساری جائیداد
1338 اہلیہ محترمہ خان محمد عباس خان صاحب ضلع پشاور ساری زمین
1339 چوہدری شہاب الدین صاحب عرائض نویس مردان " جائیداد
1340 راجہ خورشید احمد صاحب - ریاست پٹیالہ " "
1341 محترمہ مبارکہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ بابو محمد اسحٰق صاحب ضلع پورنیہ " "
1342 ام مبارکہ سلطانہ صاحبہ ضلع پورنیہ سارا زیور
1343 چوہدری فتح علی صاحب چک ۹۸ شمالی سرگودھا ساری زمین
1344 " غلام نبی صاحب " " " دو ماہ کی آمد
1345 " غلام علی صاحب " " " ساری زمین
1346 " طالب علی صاحب کراچی " جائیداد
1347 " محمود احمد صاحب ٹائم کیپر ملک ڈال ایک ماہ کی آمد
1348 جمعدار محمد رفیق صاحب فیروزپور دو "
1349 منشی عبدالغنی صاحب برہمن بڑیہ بنگال ایک "
1350 " عبدالجبار صاحب " " " ساری جائیداد
1351 " عبدالمالک صاحب " " " ایک ماہ کی آمد
1352 " حفیظ الدین صاحب " " " ۲۰۰/- روپیہ
1353 " عبدالحلیم صاحب ٹیلیگرافسٹ " " ایک ماہ کی آمد
1354 " مصلح الدین صاحب " " ایک "
1355 " صادر خان صاحب " " ایک "
1356 " عبدالحکیم صاحب " " ایک "
1357 " سعادت علی صاحب ولد منشی عبدالعلیم صاحب " " ایک "
1358 " ہلال الدین صاحب " " ایک "
1359 " الطاف علی صاحب " " ایک "
1360 " عبدالعلیم صاحب " " ایک "
1361 " محمد ابراہیم صاحب " " ایک "

(انچارج تحریک جدید قادیان)

اسلام کی ترقی کا ایک اہم ذریعہ
عورتوں کی تعلیم و تربیت اور اصلاح ہے

"اگر تم پچاس فیصدی عورتوں کی اصلاح کر لو تو اسلام کو ترقی حاصل ہو جائیگی"

(الہام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

اسی اہم غرض کے ماتحت

فقہ احمدیہ جلد دوم ع فتاویٰ احمدیہ

نامی کتاب خاص عورتوں کی تعلیم و تربیت اور اصلاح کے لئے شائع کی جا رہی ہے۔ جس میں پیدائش سے لے کر موت تک زندگی کے ہر مرحلہ کے متعلق کئی سو فقہی و شرعی مسائل اور فتاویٰ احمدیہ درج ہیں۔ اس کتاب کے ذریعہ ہر معمولی اردو خواں لڑکی بھی عورتوں کے تمام ضروری مسائل کی عالم بن سکتی ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ قیمت:- ڈیڑھ روپیہ

دس کے خریدار سے ایک روپیہ - پانچ کے خریدار سے سوا روپیہ فی کتاب

المشتہر حکیم محمد عبداللطیف شاہد تاجر کتب احمدیہ بازار قادیان دارالامان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی ثناء اللہ صاحب کیلئے اکیس ہزار روپیہ انعام

مولوی ثناء اللہ صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سب سے بڑے مخالف سمجھے جاتے ہیں۔ ان کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے وفات نہیں پائی۔ بلکہ دو ہزار سال سے بجسم عنصری زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں۔ اور وہی اپنے خاکی جسم کے ساتھ آسمان سے اتر آئیں گے۔ مہدی کا ظہور نہیں ہوا جب وہ ظاہر ہوں گے۔ تب تمام جہان کے غیر مسلمانوں کے ساتھ تلوار سے جہاد کریں گے۔ اور اسلام منوائیں گے۔ بانی سلسلہ احمدیہ نہ چودھویں صدی کے مجدد ہیں۔ نہ مسیح ہیں۔ نہ مہدی۔ نہ امتی نبی۔ ان کے انکار سے کوئی کافر ہو سکتا ہے۔ نہ اسلام سے خارج۔ بلکہ وہی کافر اور اسلام سے خارج ہیں۔ نعوذ باللہ۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو یہ چیلنج دیا گیا۔ کہ وہ اپنے یہ عقائد مؤکد بعذاب حلف کے ساتھ ایک خاص پبلک جلسہ میں بیان کریں۔ تو ہم ان کو اکیس ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں۔ مگر اکیس سال کا عرصہ ہوتا ہے۔ وہ ٹالتے ہی رہتے ہیں۔ اور مرتے دم تک وہ ٹالتے ہی رہیں گے کیونکہ وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ ان کے عقائد سراسر غلط ہیں۔ اس لئے جھوٹا حلف مؤکد بعذاب اٹھانا ان کے لئے موت ہے۔ اس لئے اکیس ہزار روپیہ انعام ملنے پر بھی وہ جرأت نہیں کرتے اگر ان کے کوئی ہم خیال صاحب ان کو اس حلف کے لئے تیار کریں گے۔ تو ہم ان کو بھی دو ہزار روپیہ انعام دیں گے۔ کئی لوگوں نے کوشش کی مگر یہ اپنی جان بچاتے ہیں۔ ہٹتے ہیں۔ مگر کب تک؟ آخر ایک دن مرنا ہے۔ خدا کو جواب دینا ہے۔ کچھ تو اس کا خوف کرو۔ صداقت احمدیت کے متعلق ہم نے ایک لاکھ روپیہ کے انعامات کا ایک رسالہ اردو و انگریزی زبان میں شائع کیا ہے۔ وہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت ارسال کر دیا جائے گا۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

جلسہ سالانہ پر تشریف لانیوالے احباب کو مژدہ
"چمبہ کی گلپاش وادیوں کا نایاب تحفہ"

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے سرمائے سے ریاست چمبہ میں ایک تجارتی کمپنی کا اجرا فرمایا ہے۔ کمپنی ہذا نے بڑی جدوجہد سے خالص شہد مہیا کیا ہے۔ خالص شہد کا ملنا اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ اس لئے جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے احباب کی خاطر کمپنی نے اپنا مال (شہد اور اخروٹ) جلسہ پر فروخت کرنے کا انتظام کیا ہے۔ اس لئے جن احباب کو شہد اور اخروٹوں کی ضرورت ہو۔ تو ایام جلسہ میں دفتر تحریک جدید سے حاصل فرمالیں شہد کے ڈبے مختلف سائزوں کے ہوں گے۔ جو ہر طرح محفوظ ہونے کے علاوہ خالی ہونے پر کام بھی آ سکتے ہیں۔ قیمت فی سیر معہ ڈبہ مقرر کی گئی ہے۔ نرخ ایک ایک سیر کا ڈبہ شہد سفید ۔/۸/۲ (اڑھائی روپے) فی ڈبہ۔ ایک ایک سیر کا ڈبہ شہد براون ۔/۰/۲ (دو روپے) فی ڈبہ اخروٹ کاغذی قسم اعلیٰ ۔/۱/۱ روپیہ فی سیر۔

المشتہر:- خاکسار بدر سلطان اختر واقف تحریک جدید حال چمبہ۔

کاربوزون — ٹوتھ پاؤڈر

دانتوں اور مسوڑھوں کے فاسد مواد کو رفع کرنے کیلئے نہایت مفید ہے۔ دانتوں کے ہلنے اور درد کو رفع کرتا ہے۔ دانتوں کو ہر بیماری سے بچاتا ہے دانتوں کی پالش کو کبھی خراب نہیں ہونے دیتا۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ

ایجنٹس: دارالفضل میڈیکل ہال قادیان
نسیم میڈیکل ہال قادیان
سٹاکسٹ: وید ک اینڈ یونان فارمیسی جالندھر کینٹ

حفیظم بواسیر

خونی اور بادی ہر قسم کی بواسیر کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت دو روپے

ملنے کا پتہ

دی بنگال ہومیو فارمیسی
ریلوے روڈ - قادیان

کنٹرول کے معنی ہیں مال تیار کرنے والے کے لئے مناسب بچت۔ دوکاندار کے لئے مناسب نفع۔ اور آپ کے لئے مناسب قیمتیں۔

دواؤں کے کنٹرول آرڈر کی تشریح

ہر شخص تھوڑی بہت مقدار میں دوائیں خریدتا ہے اور دواؤں کے کنٹرول آرڈر "ڈرگ کنٹرول آرڈر" کی تفصیلات معلوم کرکے آپ اپنا روپیہ بچا سکتے ہیں۔

اس قانون کی دفعات کا خلاصہ یہ ہے...

۱- اس قانون کے ذریعے تھوک اور خوردہ دونوں کی زیادہ سے زیادہ قیمت فروخت مقرر کر دی گئی ہے۔ اور یہ ۱۰۰۰ دواؤں اور دوسری چیزوں پر جو دوا فروشوں کے ہاں بکتی ہیں عائد ہوتا ہے۔ ان کے ناموں اور قیمتوں کی فہرست منیجر آف پبلیکیشنز سول لائنز دہلی یا کسی ایجنٹ سے جسے سرکاری مطبوعات بیچنے کی اجازت حاصل ہو خریدی جا سکتی ہے قیمت ۲ آنے مع محصول ڈاک۔ اس فہرست میں جو دوائیں درج ہیں ان کی قیمت پر ایک اور عام دفعہ کے ذریعے کنٹرول لگا دیا گیا ہے۔ اگر آپ کو کسی صورت میں شبہ ہو کہ قیمت زیادہ وصول کی گئی ہے تو اس کی اطلاع دے کر اس دفعہ کے تحت مناسب کارروائی کرا سکتے ہیں۔

۲- دوا فروشوں اور دوکانداروں کے لئے کنٹرول کے داموں سے زیادہ قیمت پر بیچنا یا رکھے ہوئے مال کو بیچنے سے بغیر معقول وجہ کے انکار کرنا جرم ہے۔ مانگنے پر رسید بھی دینا ضروری ہے۔ خلاف ورزی کرنے والوں کو جرمانے یا قید کی سزا دی جا سکتی ہے اور ان کا مال ضبط ہو سکتا ہے۔

۳- کوئی بیوپاری پراونشل لائیسنسنگ افسر کے جاری کردہ لائیسنس کے بغیر دواؤں کی تجارت نہیں کر سکتا۔ ہر لائیسنس دار کے لئے اپنی دکان میں اس اعلان کے نیچے بنا ہوا نشان اور کنٹرول کے داموں کی فہرست نمایاں طور پر لگانا لازمی ہے۔

۴- یہ قانون سوائے یونانی اور آریوویدک دواؤں کے تمام ملکی اور غیر ملکی دواؤں پر عائد ہوتا ہے۔

نوٹ: بعض پہاڑی مقامات پر ۵ فیصدی زائد دام لگانے کی اجازت ہے۔ اگر کہیں چنگی یا ٹرمینل ٹیکس لگتا ہو تو اسے علیحدہ رسید پر ظاہر کرنا چاہئے۔

دوائیں خریدنے سے پہلے کنٹرول کے داموں کی فہرست اپنے دوا فروش سے مانگ کر دیکھئے اس قانون کی خلاف ورزی کی اطلاع بے جھجک اپنے لائیسنسنگ افسر کو دیجئے جس کا حوالہ کنٹرول کے داموں کی فہرست میں دیا ہوا ہے۔

حالات سے باخبر رہئے
اپنے حقوق طلب کیجئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ایتھنز ۱۵ دسمبر معلوم ہوا ہے کہ باغیوں نے شہر کے مرکزی حصہ کی بعض عمارتوں کو ڈائنامیٹ سے اُڑا دیا ہے۔ ایتھنز کے ریڈیو سٹیشن پر ان کا قبضہ ہو چکا ہے۔ اور وہ وہاں سے تقاریر براڈکاسٹ کر رہے ہیں۔ برطانیہ کے بعض ذخائر میں باغیوں نے آگ لگا دی۔ باغی اعلان کر رہے ہیں کہ ایتھنز کو بارود سے اُڑا دیا جائے گا۔

کلیوا ۱۵ دسمبر۔ جاپانیوں کے ایک نئے ہتھیار کا اب علم ہوا ہے۔ وہ ناریل کے بم اور سرنگیں ہیں جنہیں جاپانی جنگلوں کی لڑائی میں استعمال کرتے ہیں۔ ناریل کو کھوکھلا کر کے اندر بارود اور تیزاب بھر دیا جاتا ہے۔ اور کوئی دھات اس میں استعمال نہیں کی جاتی۔

پیرس ۱۵ دسمبر۔ جرمن ہائی کمانڈ نے جنرل پیٹن کی فوج کا مقابلہ کرنے کے لئے طوفانی دستے میدان میں جھونک دیئے ہیں جرمن سرحد کے لئے جو تازہ خطرہ پیدا ہو گیا ہے اسے روکنے کے لئے مزید جرمن ٹینک بھی پہنچ گئے ہیں۔ شمالی علاقہ میں جرمن اُڑن بم بھی حملے کر رہے ہیں۔

لنڈن ۱۵ دسمبر۔ روسی توپیں بوڈاپسٹ پر گولہ باری کر رہی ہیں۔ گولے۔ مکانوں۔ ہوٹلوں اور عمارتوں پر گر رہے ہیں۔ جرمن ایک ایک گز کے لئے کٹ کٹ کر لڑ رہے ہیں

دہلی ۱۵ دسمبر۔ وائسرائے نے کل چیمبر آف کامرس میں جو تقریر کی اس میں اعلان کیا کہ آپ کے نزدیک ہندوستان کی مشکل کا صحیح حل پاکستان نہیں ہے۔

ایتھنز ۱۵ دسمبر۔ فوجی حکام نے شہر میں چلنے پھرنے کی ممانعت کر دی ہے۔ لوگ صرف ۱۲ بجے دوپہر سے دو بجے تک اپنے گھروں سے باہر نکل سکتے ہیں۔

ماسکو ۱۵ دسمبر۔ سوویٹ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ یوگوسلاویہ میں ایک متحدہ عارضی قومی حکومت قائم کرنے کے سلسلہ میں مارشل ٹیٹو اور وزیراعظم کے درمیان معاہدہ ہو گیا ہے۔ آئینی اسمبلی کے انتخاب کے سلسلہ میں بھی سمجھوتہ ہو گیا ہے

لنڈن ۱۵ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانی سفیر متعینہ سپین سر سموئیل ہور واپس آ رہے ہیں۔ اور ان کی جگہ سر سٹیفورڈ کرپس وہاں جا رہے ہیں۔ آپ

آجکل ہوائی جہازوں کی تیاری کے وزیر ہیں

واشنگٹن ۱۵ دسمبر۔ صدر روزویلٹ نے اعلان کیا ہے کہ سپین میں متعین امریکن سفیر نے استعفےٰ دے دیا ہے۔ اور اس کی جگہ ارجنٹائن کے سابق امریکن سفیر کو بھیجا جا رہا ہے۔

لنڈن ۱۵ دسمبر۔ امیر البحر امریکہ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ امریکہ عنقریب ایک ایسا ہوائی جہاز میدان میں لا رہا ہے۔ جو سات سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلے گا۔ یہ جہاز جرمن اُڑن بموں کا موثر جواب ہو گا۔

کیپ ٹاؤن ۱۵ دسمبر۔ مارشل سمٹس نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جنوبی افریقہ میں نسلی مسئلہ کے بارہ میں مجھے سخت تشویش ہے۔ کئی نسلی سوالات پیدا ہو گئے ہیں۔ مگر میں امید کرتا ہوں کہ جس طرح ہم مختلف یورپین اقوام کے اختلافات کو دور کرتے رہے ہیں۔ اسی طرح اس ملک کے یورپینوں اور دیگر اقوام کے مسائل کو حل کر سکیں گے۔

قاہرہ ۱۵ دسمبر۔ وسطی مشرق کی عرب عورتوں کی ایک کانفرنس یہاں منعقد ہوئی۔ جس میں مطالبہ کیا گیا کہ زندگی کے تمام شعبوں میں عورتوں کو مساوی حقوق دیئے جائیں۔

لنڈن ۱۵ دسمبر۔ سویڈش ریڈیو سے یہ خبر سنائی گئی ہے کہ ایک جرمن سپاہی کو جو سویڈن کو پار کر رہا تھا۔ گولی سے اُڑا دیا گیا۔

پشاور ۱۵ دسمبر۔ فرنٹیر اسمبلی کے گزشتہ اجلاس میں۔ جو گوردوارہ بل پاس ہوا تھا۔ گورنر نے اس کی منظوری دینے سے انکار کر دیا ہے۔ اور اسے حکومت ہند کے غور کے لئے بھیجدیا ہے

لنڈن ۱۵ دسمبر۔ تیل کے لحاظ سے بھی جرمنی کی حالت روز بروز نازک ہوتی جا رہی ہے۔ رومانیہ اسے پچاس لاکھ ٹن سالانہ تیل مہیا کرتا تھا۔ جس سے وہ محروم ہو چکے ہے آسٹریا نے ۱۹۴۳ء میں جرمنی کو ۱۵ لاکھ ٹن اور ہنگری نے اس سے نصف مہیا کیا تھا۔ اب یہ علاقے بھی خطرے میں ہیں

پیرس ۱۵ دسمبر مغربی محاذ پر

ہٹبرگ کے آخری قلعہ کے محافظوں نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ اور اس سے اس سلسلہ کے استحکامات پر اتحادی قبضہ مکمل ہو گیا ہے

لنڈن ۱۵ دسمبر۔ ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جاپانی فوج انچوریا سے ملایا تک خشکی کے رستہ آمدورفت کے سلسلہ کو قائم کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔

لنڈن ۱۵ دسمبر۔ چینیوں نے جاپانیوں کو کوائی چاؤ سے نکال دیا ہے۔ اور دشمن کا تعاقب کرتی ہوئی ایک چینی فوج ایک ایسی جگہ پہنچ گئی ہے جو ہوچین سے پندرہ میل دور ہے۔

لنڈن ۱۵ دسمبر۔ سیاسی حلقوں کا بیان ہے کہ روس برطانیہ اور امریکہ کے وزرائے خارجہ کے درمیان بہت جلد ایک کانفرنس کے انعقاد کا سوال زیر غور ہے۔ جو مسٹر چرچل۔ مسٹر روزویلٹ اور موسیو سٹالن کے مابین کانفرنس کا پیش خیمہ ہو گا۔ اٹلی بلجیم اور یونان کے سوال پر امریکہ اور برطانیہ وغیرہ میں جو اختلافات شروع ہو گئے ہیں۔ ان کی وجہ سے اس کانفرنس کی ضرورت کو شدت سے محسوس کیا جا رہا ہے۔

لنڈن ۱۵ دسمبر۔ بحرالکاہل میں برطانی بیڑے کے کمانڈر ایڈمرل فریزر جنرل میکارتھر اور ایڈمرل نمٹس سے ملنے جا رہے ہیں

لنڈن ۱۵ دسمبر جرمنی میں شمالی السا س میں ساتویں امریکن فوج برابر جرمن سرحد پر بڑھ رہی ہے۔ جرمن سخت مقابلہ کر رہے ہیں

ہمارے جو دستے ہگناؤ کے جنگلوں کے اردگرد گھوم کر آ رہے تھے۔ وہ آپس میں مل گئے ہیں۔ جنوبی السا س میں جرمنوں نے بڑھ کر کئی جوابی حملے کئے۔ گزشتہ ۲۴ گھنٹے وہاں گھمسان کی لڑائی ہوئی جس میں امریکنوں اور فرانسیسیوں کو کچھ ہٹنا پڑا۔ مگر جرمن جوابی حملوں کو بہت حد تک روک لیا گیا۔ امریکن فوج نے رون ہر کے ساتھ ساتھ اپنی چوکیاں مضبوط بنا لی ہیں۔

لنڈن ۱۵ دسمبر۔ روسی فوجیں کمان کی شکل میں بوڈاپسٹ پر بڑھ رہی ہیں۔ ان کا سلسلہ شمال مشرق سے جنوب مغرب کی طرف پھیلا ہوا ہے اس ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ ان کے حملوں کا زور بڑھ گیا ہے۔ جو چیکوسلواکیہ کی طرف جاتی ہے

واشنگٹن ۱۵ دسمبر۔ جزیرہ لیٹے میں زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ امریکن فوج نے آرماک سے ایک میل بڑھ کر جاپانی رسد کے ایک ذخیرہ پر قبضہ کر لیا۔ اب یاماشیٹا لائن کے شمالی نصف حصہ کے لئے لڑائی شروع ہو چکی ہے لیٹے اور اس کے متصل ایک اور جزیرہ کی لڑائیوں میں ۸۲ ہزار جاپانی ہلاک و مجروح ہوئے ہیں۔ طیارہ بردار جہازوں سے اُڑ کر امریکن ہوائی جہازوں نے لوزان پر حملہ کیا۔ اور بندرگاہ و ہوائی میدان پر بم برسائے۔ ۱۰ جاپانی ہوائی جہاز تباہ کر دیئے گئے۔ امریکن ہوائی جہازوں نے بورنیو پر بھی حملہ کیا۔ اور اس کی بندرگاہ سنڈرکان کی گودیوں کو نشانہ بنایا۔ کنارے کے ساتھ ساتھ چلنے والے پانچ چھوٹے جہاز ڈبو دیئے۔ یا انکو نقصان پہنچایا۔

لنڈن ۱۵ دسمبر۔ اٹلی میں آٹھویں فوج کے محاذ پر گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ کینیڈین دستوں نے

ایک قابل قدر شہادت

حضرت مفتی محمد صادق صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ دواخانہ خدمت خلق کی بعض ادویہ مفرد اور مرکب کے خریدنے اور تجربہ کرنے کا مجھے موقع ملتا رہا ہے۔ تمام ادویہ کو اصلی مفید اور عمدگی سے تیار شدہ اور واجبی قیمت پر پایا گیا ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ اس دوائی خانہ کو ترقی دے۔ آمین

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

زعفران کے فوائد

اس کے فوائد یہ ہیں:۔ مفرح محلل ریاح۔ منوم مقوی حواس و اعصاب۔ شکم۔ پٹھوں اور آلات تنفس کو طاقت دیتا ہے گردہ مثانہ کو صاف کرتا ہے۔ مورث نشاط۔ اس کا مرہم امراض چشم۔ سلاق۔ خارش۔ آنسو جاری ہونے اور زخم چشم میں مفید ہے۔ مقوی اعضاء رئیسہ ہے۔ چائے۔ زردہ۔ اور فرنی میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

عبدالعزیز خان حکیم مالک طبیہ عجائب گھر قادیان